# VERBATIM REPORT

## SESSION THREE

### Friday, September 19, 2009

## CONTENTS


1. Recitation of the Holy Quran.
2. Calling Attention Notice
3. Resolutions
4. Motions

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margala Hotel, Islamabad, on 19th September, 2008 at fifty minutes past nine in the morning with Mr. Speaker (Mr. Wazir Ahmed Jogezai) in the Chair.

…………………

*(Recitation from the Holy Quran)*

…………………

**Mr. Aurangzeb Marri:** Point of Order, Mr. Speaker.

جناب سپیکر: جی۔ نہیں، نہیں، point of order تو اس طریقے سے نہیں ہوگا۔ ایک point of order لوں گا اور اس کے بعد presence لیتے ہیں۔

**Mr. Aurangzeb Marri:** Honourable Speaker, I seek your ruling on the following:-

I stand here today sadly disillusioned by the government that it has gone back on his words and by the secretariat that openly professes its leaning towards the blue party. I stand here today when the honourable Prime Minister has gone back on his words with us to give us the Chairpersonship of Standing Committees of our choosing.

**Mr. Speaker:** O.K. you will take your grievances later. This is not point or order. Thank you. No, this is no point of order. The Cabinet has not yet even taken its oath after that when the Cabinet takes oath and the next day, you have your grievances. Right now there is no ground for your grievances. O.K. sit down we will take it later on. We have an oath to three honourable members those who were unable to take their oaths.

ہے کوئی تین ممبر صاحبان جنہوں نے کل اوتھ نہیں لیا۔ وہ kindly اپنا اوتھ لے لیں۔ آپ کے پاس ہے اوتھ کی کاپی۔

**Honourable Members:** Yes sir.

*(Three Members have taken their Oath)*

**Mr. Speaker:** Now, the second item is oath to the Cabinet. Mr. Prime Minister your Cabinet is going to take oath.

*(Five Cabinet Members have taken their Oath)*

**Mr. Speaker:** Honourable Prime Minister sahib, would you kindly introduce your Cabinet with their portfolios.

**جناب احمد علی بابر** ( وزیر اعظم): جناب سپیکر، ہمارے انفارمیشن منسٹر جو ہیں وہ sick leave پر ہیں۔ وہ بعد میں اوتھ لیں گے۔باقی پانچ نے ابھی اوتھ لیا ہے۔ ہمارے ہاں Foreign Affairs and Defence کے منسٹر ہیں مسٹر ثمیر انور بٹ صاحب، Law, Parliamentary Affairs and Human Rights کے منسٹر ہیں محمد رفیق وسان صاحب، Culture Sports and Youth Affairs کے منسٹر ہیں مدثر حبیب صاحب، Education, Health and Environment کے منسٹر ہیں ضمیر احمد ملک صاحب اور Finance, Planning Affairs and Economicsکی منسٹر ہیں ام عمارہ حکمت صاحبہ۔

**Mr. Speaker:** That is their's portfolios.

**جناب احمد علی بابر** ( وزیر اعظم): جی۔

**Mr. Speaker:** O.K. Thank you. We have yet to have an expression to your Cabinet. Before we proceed on to the Agenda the

panel of the Presiding Officers, in case, I am not here or the Deputy Speaker is not here then we have panel of Chairmen, Mr. Waqar Nayyar, Miss Maria Ishaq, Gul Bano and Syed Mohsin Raza. Now, in the regular Agenda Calling Attention Notice, Mr. Auragzeb Marri sahib.

**Mr. Aurangzeb Marri:** Mr. Speaker, Sir, on a point of order, I would like to speak on something before the proceedings begin because this is very important for our whole party sir.

**Mr. Speaker:** O.K. let us see.

**Mr. Aurangzeb Marri:** Honourable Speaker, I seek your ruling on the following:-

I stand here today sadly disillusioned by Government that it has gone back on his word Mr. Speaker and by Secretariat that openly professes its leaning towards the blue party. I stand here today when the honourable Prime Minister has gone back on his commitment made with us to give us the Chairpersonship of Standing Committee of our choosing and when those who should rise to non-partisan confessed to the sin of partiality. A partiality that the honourable Deputy Speaker is witness too. I stand I stand Mr. Speaker, because I believe in you, I believe in you as the custodian of this august House as the protector of the rights of the minority. Standing Committee is a source of accountability through Government all over the world and important Committees including the Public Accounts Committee the most important of them all. I chaired by Opposition members. When the Prime Minister promised to give us Chairpersonship of the Committees of our choice we believe them perhaps that was our

mistake. We should have known better. Perhaps they need Chairpersonship a lot more they we do, perhaps they don't want any Opposition on accountability why else, the representatives of the Secretariat, side with them and citing ideological commonalities but let it be known Mr. Speaker, that this Government is pushing us to the wall. That we the minority are being trampled over or rights ignored. At the time when the Prime Minister has not choose to on his words, we beseech you sir, to do that he honours his commitment or all Standing Committees can be chaired by the Government and the Opposition which is obviously neither needed nor wanted can be retired Mr. Speaker.

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجائے)

**Mr. Speaker:** Thank you. Yes, Prime Minister.

**جناب احمد علی بابر** (وزیر اعظم): جناب سپیکر! مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ نہ صرف ایوان میں disinformation پھیلائی جا رہی ہے بلکہ انہوں نے اپنی پارٹی کو بھی صحیح صورتحال سے آگاہ نہیں کیا اور نہ ہی ان کو قانون کے بارے میں بتایا ہے۔ میں یہاں پر toitoi speech نہیں کروں گا تھوڑی قانون کی بات کر دوں کہ یہ Prime Minister کی jurisdiction ہے کہ وہ اپوزیشن کو کونسی Standing Committee کی chairدیتا ہے۔ اس معاملہ کے اوپر انہوں نے اپنی پارٹی کو اندھیرے میں رکھا ہے اور ان کو صحیح بات نہیں بتائی۔ یہاں پر میں ایک اور بات کا بھی اضافہ کردوں کہ انہوں نے accountability کی بات ہے کہ جو Finance کی chair ہوتی ہے وہ اپوزیشن کے پاس ہوتی ہے تو وہ Chairان کے پاس ہے اور اس کے بعد Information کی Chair جو سب سے importantہوتی ہے آپ کےaccountability کے اندر وہ بھی ہم نے اپوزیشن کو دی ہے۔ وہ Chair انہوں نے نہیں مانگی تھی لیکن پھر بھی ہم نے ان کو دی ہے تاکہ accountability اور check and balance کا نظام برقرار رہے۔ According to Law یہ Prime Minister

کیjurisdiction ہے لیکن ہم نے پھر بھی ان کو وہ Chairs دیے ہیں تاکہ accountability کا نظام اس ایوان میں برقرار رہے۔ بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جی جناب۔

**جناب اورنگزیب مری:** جناب سپیکر صاحب! میں مانتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں دی ہیں لیکن فنانس کی تو میں نے بات کی نہیں ہے۔ میں نے توCommittee Public Accounts کی بات کی ہے۔ And that is one of the most important Committees as honourable Speaker sahib, آپ کو پتا ہوگا۔ جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے ہمیں جو دیے ہیں وہ غلط ہیں لیکن جناب سپیکر جس پر ہماری بات ہوئی تھی جس پر ہمیں commit کیا گیا تھا ایک کمیٹی کے سامنے اور میں ڈپٹی سپیکر صاحبہ کو call on کرنا چاہوں گا کیونکہ وہ witness تھی اس کے اوپر۔ ان کی consent کے ساتھ یہ ہوا تھا کہ ہمیں ہماری مرضی کی Standing Committees دی جائے گی۔

**جناب سپیکر:** بات صحیح ہے۔ ایک تو بات یہ ہے کہ ہمارےاس پارلیمنٹ میں اور اس گورنمنٹ کے پاس Public Accounts Committee ہے ہی نہیں۔

**جناب اورنگزیب مری:** وہ میں ایک مثال دے رہا ہوں آپ کو۔

**جناب سپیکر:** نہیں، مثال آپ کو وہی دینا چاہیے تھا جو آپ کے پاس ہے۔ جو آپ کو مل گئی ہے وہ مل گئی ہے۔ Public Accounts Committeeہے ہی نہیں۔ تو وہ آپ کو کیسے ملے گی۔

**جناب اورنگزیب مری:** جناب سپیکر! ہم وہ مانگ نہیں رہے ہیں۔ میں نے صرف یہاں پر ایک مثال دیا۔

**جناب سپیکر:** تو بہرحال آپ کو جو مل گئی ہے وہ مل گئ ہے۔ باقی اس کے بعد انشاءاللہ گورنمنٹ چلے گی۔

They will be very considerate to you.

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجا دیے)

**Mr. Muhammad Essam Rehmani** (Opposition Leader: Mr. Speaker, this is absolutely very unethical of the Prime Minister. He is not being unethical but he is also disagreeing with his speech that he did yesterday and to the part when he says that I have not noticed the particular thing.

**Mr. Speaker:** I don't like to defend the Cabinet or the Prime Minister but it is too early for levelling an allegation of this nature. Thank you, honourable Rehmani sahib. Yes please.

**جناب نیاز محمد:** جناب! ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ اس ایوان میں جب کل ہم آئے اور ہم سب نے وزیر اعظم صاحب کو ان کے عہدے کی مبارکباد دی تو ہم نے ساتھ ہی ایک امید کا اظہار کیا تھا کہ ہم اکھٹے مل کر چلیں۔ ہم ایک دوسرے کو accommodate کریں اور ایک constructive manner کے ساتھ اس پارلیمنٹ کو آگے لے کر جائیں۔ ہماری یہ خواہش تھی اور کل تک وزیر اعظم صاحب کا جو بیان تھا وہ بھی اسی کے ساتھ ساتھ تھا۔ کل ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ 6 میں سے 2 چیئرمین شپس Opposition کو دی جائیں گی Opposition کی مرضی کی۔ اس میں ہم لوگوں کو اعتراض نہیں ہے۔ یہ بالکل وزیراعظم صاحب کی discretion ہے اور یہ ان کا right ہے لیکن ہمارے نزدیک زبان کی ایک اہمیت ہے۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجا دیے)

جناب سپیکر! ہم یہاں پر پارٹی بازی مچانے یا ہم یہاں پر سیٹوں کی لالچ میں نہیں آئے ہوئے ہیں۔ اگر ہمیں سیٹوں کی لالچ ہوتی تو ہم لوگ یہاں پر بہت differentانداز سے behaveکررہے ہوتے۔ ہم لوگ ایسی لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں نہ اپنی پارٹی کو بچانے کے لئے یہ سیٹیں چاہییں۔ ہم متحد ہیں،ہم ایک پارٹی ہیں اور ہم ایک نظریے پر ہیں۔

(اس موقع پر اراکین نے ڈیسک بجا دیے)

لیکن ہماری آپ سے گزارش صرف یہ ہے کہ ایوان کی ابتداء ہے۔ ہم نے ایک سال ساتھ چلنا ہے۔ اگر پہلے دن سے ہی ہم اپنے وعدوں پر اور اپنی باتوں پر قائم نہیں رہیں گے جس کی ڈپٹی سپیکر صاحبہ گواہ ہیں۔ اگر ہم اس چیز پر نہیں چلیں گے۔ ایک اصول پر نہیں چلیں گے۔ تو جناب سپیکر ہم کہیں نہیں پہنچ سکتے۔ ہم آگے کس طرح کام کریں گے۔ یہ تو ابتداء ہے۔

**جناب سپیکر:** نہیں، انشاء اللہ آپ آگے بڑھیں گے۔

**جناب محمد عصام رحمانی** (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! یہ جو Prime Ministerنے ہمارے ساتھ کیا ہے۔ اس پر ایک قطعہ مجھے یاد آ رہا ہے۔ ایک شاعر نے فرمایا ہے۔

جرم سقراط سے ہٹ کر نہ سزا دو ہم کو
زہر رکھا ہے تو یہی آب بقا دو ہم کو
ہم حقیقت ہیں تو تسلیم نہ کرنے کا سبب
ہاں اگر حرف غلط ہے تو مٹا دو ہم کو

دیکھیں جناب! اگر آپ نے ہسٹری کو repeatہی کرنا تھا اور اگر آپ نے وہی کام کرنے ہیں جوکہ ہماری پارلیمان 60سالوں سے کرتی آ رہی ہے تو Youth Parliamentبنانے کا مقصد کیا تھا؟ آپ نے اپنی wordsکو back outکرکے آپ نے ہسٹری کو repeatکر دیا۔ ہم تو یہاں پر ایک نئی تاریخ رقم کرنے آئے تھے۔ تاریخ دہرانے ہم نہیں آئے ہیں۔ اگر ہم نے تاریخ دہرانی تھی تو وہی conventionalطریقہ

adoptکریں۔ ٹھیک ہے، میں اپنی effortsکروں، کل میرا پوتا آ کر MNAبن جائے گا۔ dynastic politicsکو میں follow upکروں۔ ایک اور بات یہ ہے کہ ابھی تک تو کوئی ایجنڈا ہی نہیں جیساکہ بلال صاحب نے کہا ہے کہ کوئی ایجنڈا نہیں ملنا ہے کچھ بھی نہیں ملنا ہے۔ ابھی سے اگر اتنی maneuveringہے تو کل کو یہ کیا کریں گے۔

**Mr. Speaker:** Let us first here the Government point of view.

**ایک معزز وزیر:** جناب سپیکر! اصل میں ہمارے اپوزیشن کے اراکین ایک عرصے سے dictatorshipکے underرہے ہیں۔ پاکستان میں dictatorshipرہی ہے تو انہیں جمہوری روایات کا ابھی تک علم نہیں ہے۔ ہمارے Prime Ministerایک mandateلے کر آئے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اس mandateکا احترام کریں۔ ہم نے ان سے ووٹ نہیں مانگا تھا یہ ہمیں mandateملا ہے۔ یہ mandateلے کر آئے ہیں۔ جو دو کمیٹیاں ہم نے انہیں دی ہیں اور اچھی دی ہیں۔ ان کو چاہیے کہ آپ Prime Ministerہیں۔ آپ Ministerہیں۔ ہم آپ کے لوگ ہیں کوئی چور دروازوں سے نہیں آئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آپ ہمارے لوگوں کو supportکریں۔ آپ نے ٹانگیں کھینچنا شروع کردی۔ آپ روایتی اپوزیشن بن گئے۔ ایسا کرنے سے آپ کی گاڑیوں پر کوئی جھنڈا نہیں لگے گا۔ ہم Ministerنہیں ہیں بلکہ آپ ہی Ministerہیں اور آپ Prime Ministerہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کوئی بھی issueلائیں گے۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ہم اس issueکو دیکھیں گے کہ وہ پاکستان کے مفاد میں ہے یا نہیں ہے۔ تو لہٰذا آپ ان چکروں میں نہ پڑیں۔ نہ آپ کی گاڑیوں پر کوئی جھنڈا لگے گا۔ تو میں آپ سے requestکرتا ہوں کہ اس ایوان کو ایک جمہوری انداز سے چلنے دیا جائے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

**جناب سپیکر:** رحمانی صاحب۔

**جناب محمد عصام رحمانی:** جناب سپیکر! یہ بہت اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں لیکن ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ as a Governmentاگر انہوں نے اس ایوان چلانا ہےتو rights of minoritiesکو sideline نہیں کر سکتے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

یا تو as a Government یہ پھر اس چیز کا holdلے لیں کہ جب انہوں نے کل میٹنگ کی اور ڈپٹی سپیکر کی موجودگی میں یہ بات ہوئی تو پھر تو یا یہ کہہ دیں کہ یہ قرآن و حدیث نہیں ہے اور یا پھر اس بات کو مان لیں کہ جو انہوں نے زبان دی تھی اسی کے حوالے سے یہ Houseکو آگے چلا لیں۔ اگر شروع میں credibilityکا یہ عالم ہے تو پھر آگے اس کا کیا بنے گا؟ اس میں شکوک و شبہات ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں Standing Committeesکی چیئرمین شپ دینی ہے تو یہ ضرور اس طرح کریں اگر نہیں دینی ہے تو ہم full fledge Oppositionکا کردار ادا کرینے کے لئے متحد ہیں۔

**Mr. Speaker:** You have every right to behave like an Opposition.

جی آپ کاpoint of order ہے۔

**ایک معزز رکن:** جناب سپیکر! آج کا دن نہ صرف ہمارے لئے، اس ایوان کے لئے، ہماری پوری جمہوریت کے لئےاور خاص طور پر ہمارے blue partyکے دوستوں کے liberalism کے ideasکے لئے بہت ہی شرم ناک ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

ان کی روشن خیالی، برداشت اور supportedتعاون کے بلند و باغ دعووں کا پول کھل چکا ہے۔ کل تک جو لوگ اس فلور کے اوپر برابری کا، برداشت کااور fair-play کی یقین دہانیاں کرا رہے تھے اور وعظ دے رہے تھے آج وہی لوگ وعدہ خلافی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! قائد ایوان صاحب ہمارے لئے بے شک قابل احترام ہیں لیکن ان کی اس طرح کی وعدہ خلافیاں اور وعدہ کرنے کے بعد مکر جانا اور اس طرح کے طریقہ کار اختیار کرنا نہ صرف ان کی credibilityپر بلکہ ان کی پارٹی کی جمہوری سوچ کے اوپر بھی ایک دھبہ ہے۔ جیساکہ میرے محترم منسٹر نے عرض کیا کہ ہم 8سال کے dictatorshipکے بعد جمہوری عمل میں داخل ہو رہے ہیں تو شاید ان 8سالوں نے ان کے جمہوری سوچ کے اوپر بھی تالے عائد کر دیے ہیں جو ان کو اصول سے-----

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

اور اصولی سیاست سے منحرف ہونے پر مجبور کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! ہم لوگ کسی کرسی کے بھوکے نہیں ہیں، کسی عہدے کے بھوکے نہیں ہیں۔ ہمیں نہ کوئی عہدہ چاہیے اور نہ کرسی چاہیے۔

We are standing on a ground on the basis of principle and principle only.

اگر آج Prime Minister sahib اور ان کی Cabinet اور ان کی پارٹی جو ہے وہ ایک Standing Committee کی چیئرپرسن، ایک چھوٹے سے عہدے پر اپنے وعدے سے مکر سکتے ہیں تو باقی کیا guarantee ہے کہ جب اس ایوان کے سامنے اس سے بھی بڑے اور گھمبیر مسائل سامنے آئیں گے تو یہ اپنی بات سے نہیں مکریں گے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

**ایک معزز وزیر:** جناب سپیکر! میں تمام meetings میں موجود تھا اور اپوزیشن کے جو لیڈر ہیں وہ ہمارے Prime Minister کے پاس آئے اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ میری پارٹی ٹوٹ رہی ہے میری مدد کرو اور یہ صرف ایک تجویز تھی۔ یہ کمیٹیاں دینے کی تجویز تھی۔ ہم لوگوں نے ایک idea تھا اس کو put forward کیا اور اس پر debate ہوئی لیکن ایسی کوئی Prime Minister نے commitment نہیں دی تھی۔ جو دو کمیٹیاں انہوں نے دی ہیں یہ اس commitment سے بڑھ کر دی ہیں۔ ایک اور بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ it is very unfortunate کہ پہلے سیشن میں اس قسم کے personal attack کئے جا رہے ہیں۔ یہ میں بہت صاف صاف طریقے سے کہنا چاہتا ہوں کہ تمام Cabinet of Blue party Prime Minister کو full support کر رہی ہے اور majority ابھی بھی ان کے پاس ہے۔ اس سارے mandate کو respect دی جائے۔ .Thank you very much

**جناب سپیکر:** .Now let's get over this one نہیں، point of orders بہت ہو گئے ہیں۔ میں آپ کو ruling دے رہا ہوں۔ جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے، یہی

احساس ہے اور آپ demandکریں گے، اپوزیشن کا حق ہے۔ آپ opposeکریں، constructive oppositionکریں۔ Governmentکی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اول تو اس Houseمیں اکاؤنٹ کمیٹی ہے ہی نہیں، جس کا آپ نے ذکر کیا۔ نہیں ہے۔ دو کمیٹیاں آپ کو ملی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو باتیں آپ کو یہاں پر نہیں کرنی چاہیے اور وہ ہم یہاں expungeبھی کریں گے۔ ایک ڈپٹی سپیکر کا witnessاور دوسرا سیکرٹریٹ کو involveکرنا۔ سیکرٹریٹ کبھی بھی نہ گورنمنٹ کی ہوتی ہے اور نہ وہ اپوزیشن کی ہوتی ہے، وہ Houseکی ہوتی ہے۔ اس لئے سیکرٹریٹ کو آپ involveنہ کریں، نہ اس کو malignکریں گے اور نہ ہی سپیکر کو آپ witnessکے طور پر استعمال کریں گے۔ آپ اپنی باتیں کریں اور کرتے رہیں لیکن حکومت کی اپنی مجبوری ہوتی ہے اور Prime Ministerکی اپنی discretionہیں جو وہ کرنا چاہیے، اپوزیشن کا حق ہے وہ آپ کرتے رہیں گے۔ اس pointکو میرے خیال میں اسی پر چھوڑ دیں۔ اب ہم ایک نئےمنسٹر صاحب کا اوتھ لے رہے ہیں۔ چلو آپ پڑھ لیں۔

*(A Cabinet Member has taken his Oath)*

**جناب سپیکر:** اورنگزیب مری صاحب! آپ کا ایک Calling Attention Noticeہے۔

**جناب اورنگزیب مری:** جناب سپیکر! میرے Calling Attentionسے پہلے میں چاہوں گا کہ ہمارے معزز اوپوزیشن لیڈر کچھ بولنا چاہتے ہیں، اگر ان کی یہ آخری بات آپ سن لیں۔

**جناب سپیکر:** جی رحمانی صاحب! سنائیں۔

**Mr. Mohammad Essam Rehmani:** Sir, I believe the remarks that were made by the Secretariat were bending towards the Blue party.

میرے حساب سے اگر آپ لوگوں کو اتنا ہی ڈر ہے ہمارے Standing Committeeکے Chairکرنے کا جو منسٹری سے ہم لوگ کہہ رہے ہیں۔ تو

We might as well become a part of the full-fledged Opposition and they can have all the Standing Committees with them.

**جناب سپیکر:** میں نے اس پر رولنگ دے دی ہے۔ اس کے بعد یہ بات کل کریں گے۔ جی اورنگزیب مری صاحب۔

جناب اورنگزیب مری: جناب سپیکر! میرا Calling Attention Noticeہے۔

As Mr. Speaker, you are aware of the discrimination and brutality that has been shown in Balochistan, women have been buried alive. We want to call attention of the House to this incident. The Government should put a deep investigation in a proactive and satisfactory manner. So, that these issues are dealt with properly and these things do not occur again within the four provinces of our country. And I would like some one from the Government to be held accountable or to speak on this matter as it is a very important matter that is why I have called the attention of the House. Thank you Mr. Speaker.

**جناب سپیکر:** جی،

Mr. Prime Minister, This Calling Attention Notice would you like to address it yourself or are you deputing one of your Minister?

**جناب احمد علی بابر** (وزیر اعظم): جناب سپیکر! جہاں تک اس Calling Attention Noticeکا تعلق ہے، یہ سب ہمیں معلوم ہے کہ وہاں پر اس طرح کی زیادتی کی گئی ہے تو ہم being a Government ruling partyاس بات کی پرزور حمایت کرتے ہیں کہ اس پر ایک independent tribunalتشکیل دیا جائے۔

جناب! ہم اس بات کی پرزور حمایت کرتے ہیں کہ وہاں پر ایک independent tribunalقائم کیا جائے جو اس معاملے کی تحقیقات کرے اور اس امر کے کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائے اور ان کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے۔ گورنمنٹ کی یہ روایت پہلے بھی رہی ہے کہ ہم tribunalکو بناتے ہیں لیکن جب ان

کے فیصلے آتے ہیں تو کچھ عرصہ بعد وہ casesدب جاتے ہیں اور یہ معاملات ایسے ہی رہ جاتے ہیں۔ تو ہم بطور Youth Parliament Memberکے اس بات کی توقع کریں گے اور اس بات پر اپنی گورنمنٹ کو pushکرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ اس tribunalکے فیصلے کو implementکرکے دکھائیں تاکہ جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کو اس کا حق مل سکے۔ .Thank you sir

**جناب محمد عصام رحمانی:** جناب! منسٹر صاحب سے چھوٹی سی گزارش ہے کہ یہ tribunal جس کے لئے آپ callکر رہے ہیں یہ تو پہلے سے بن چکا ہے اور یہ اس وقت کام کر رہا ہے۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے آگے آپ کے کیا stepsہیں کیونکہ اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان میں جو situationہے اس پر شاید تھوڑا سا آپ کو بتانا پڑے کہ اس وقت پولیس کا roleوہاں پر بہت controversialہوا ہے۔ اس وقت ہمارے sitting Ministersکا roleوہاں پر بہت controversialہوا ہے۔ تو ہماری صرف یہ نہیں ہے کہ ہم یہاں پر صرف باتوں سے کام چلائیں کہ ایک tribunalبنا دیا جائے۔ Tribunalتو جناب پہلے سے بنا ہوا ہے۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اس tribunalکے بننے کے بعد اب یہ جو controversial charactersہیں ان کے ساتھ کیسے نمٹا جائے۔ کس طرح پولیس کو صحیح طریقے سے کام کروایا جائےاور جس طرح منسٹر کا roleہے اس کو صحیح طریقے سے گائیڈ کیا جائے۔

Mr. Minister! Please give us some idea of the Government stand on this.

**جناب سپیکر:** جی۔

**جناب محمد رفیق وسان** (وزیر برائے قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ issueمیرے jurisdiction میں آتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے دوستوں نے بلوچستان میں خواتین کے حقوق کا جو ذکر کیا ہے یہ بہت serious issueہے۔ میں بطور وزیر اس پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جو بھی اس طرح کے traditionکے نام پر یا cultureکے نام پر جو anti women attitudes ہیں یا anti women costumesہیں ہم انہیں بالکل condemnکرتے ہیں۔ ہم اس میں بھرپور کوشش کریں گے کہ ہم اس issueکو ہمارے جو Information

Ministerہیں یا اس طرح کی Press release Youth Parliamentکے اس فلور سے نکال لیں اور وہ circulateکریں different forumsپر اور especiallyہم اپنی Blue partyبلکہ ہم اپوزیشن کے دوستوں سے رابطہ کرکے ایک کمیٹی بھی تشکیل دے سکتے ہیں جو اس issueکو ہمارے جو concerned stakeholdersہیں like, Women's Ministry, Women development departmentہے، ہماری جو Federal Ministryہے Womenکی یا ہماری جو Provincial Ministryہے Women developmentکی ان کو بھی ہم consultکر سکتے ہیں، اور ان کے ساتھ بھی communicateکر سکتے ہیں کہ وہ کیا کر سکتے ہیں اس میں۔ تو ہم یہ کمیٹی بھی بنا سکتے ہیں اور concerned stake holdersتک یہ بات ہم پہنچائیں اور انہیں influenceاور pressurizeکرسکیں۔

**جناب سپیکر:** کمیٹی جو آپ suggestکر رہے ہیں۔

**جناب محمد رفیق وسان** (وزیر برائے قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): ایک کمیٹی ہو اور ہم press releaseبھی جاری کرنا چاہ رہے ہیں اور جو different English Newspapers ہیں یا جو regional Newspapersہیں ان میں بھی کالم یا آرٹیکلز یا نیوز آئٹم چھپانے کے لئے کوشش کریں گے تاکہ یہ issueزیادہ سے زیادہ highlightہو اور اس کا attentionزیادہ ہو۔

**جناب سپیکر:** اسی Issueپر آپ House Committeeبنانا چاہتے ہیں۔

**جناب محمد رفیق وسان** ( وزیر برائے قانون، پارلیمانی امور و انسانی حقوق): جی، جناب۔

**ایک معزز رکن:** جناب سپیکر! جن خواتین کو زندہ دفن کیا گیا ہے اس میں حکومتی پارٹی کا ایک وزیر ملوث ہے۔ جو حکومتی پارٹی مرکز میں ہے وہ اوپر سے لے کر نیچے تک اس وزیر کو بچا رہی ہے۔ تو حکومت بتائے کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے اور اس سلسلے میں اس نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

**جناب سپیکر:** جی، جناب۔

**ایک معزز وزیر:** جناب سپیکر! پہلے تو میں کہوں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی جان بوجھ کر ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں جس سے وہ ایوان کو یا پورے ملک کو بھڑکانا چاہتے ہیں۔ اب یہاں پر انہوں نے لکھا ہےburnt aliveمیرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو ڈاکٹرز کی پوسٹ مارٹم کی رپورٹ آ چکی ہے اس میں کہا ہے کہ they were not buried aliveان کی deathہو چکی تھی۔

(مداخلت)

**جناب سپیکر:** جی۔

**A Honourable Member:** Honourable Speaker, I would want to get the Parliament attention here please.

Actuallyہمارا pointیہ نہیں ہے کہ ان کا mode of deathکیا تھا۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ کیا brutalityہوئی ہے ان کے ساتھ۔

How they were killed? And it was inhuman and we should all respect that. We should all consider how they were murdered and we should look at the brutal aspect of it rather than fighting over the fact that how they died. And apart from that such things have been a part of our society and that is the reason that

ان کے نام دے دیے گئے ہیں۔ جیسے کاروکاری وغیرہ۔ ان کو نام دے دیے گئے ہیں اور قبائلی روایات کے مطابق ان کو projectکیا جا رہا ہے۔ کوئی اس کی مذمت نہیں کرتا کیونکہ ان کو قبائلی روایات کہا جاتا ہے۔

This is a failure of Government, this is a flan of people.

تو اگر سب کے اندر یہ senseآئے گی ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

Because I am sure real Parliament

میں بھی کچھ ایسے ہی صورتحال ہوتی ہوگی کہ اگر اس طرح کا کوئی inhuman مسئلہ آ جاتا ہوگا تو وہ اسی طرح ایک دوسرے کو opposeکرنے کے لئے کوئی نہ کوئی pointدیتے ہوں گے

just to pinch each other. By this not case, because this is a matter of life and death, and this is a really grave issue. I don't think we should take it to those angles and let us just find a solution out of this thing. Thank you.

**Mr. Speaker:** I think, it is much for the Calling Attention Notice. The Minister has already referred it to the Committee of your own Ministry.

آپ کی اپنی کمیٹی ہوگی۔ اس میں آپ اس پر debateکریں اور رپورٹ پیش کریں۔

**ایک معزز رکن:** جناب سپیکر! آخری بات کہنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ صرف ایک واقعہ نہیں ہے۔ یہ بلوچستان کو پچھلے 60سالوں سے نظرانداز کرنے کا نتیجہ ہے کہ آپ نے بلوچستان کو تعلیم میں پسماندہ رکھا ہے، آپ نے developmentمیں پسماندہ رکھا ہے۔ آپ نے کبھی ان کے کسی حق کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ آپ نے کبھی بلوچستان کے عوام کو انسان ہی نہیں سمجھا۔ جب آپ پچھلے 60سالوں سے اتنی زیادتیاں کرتے آئے ہیں۔ میرے بھائیوں نے پچھلے تقریروں میں کہا تھا کہ آپ بلوچستان کا گیس اور تیل استعمال کرتے رہے ہیں۔ ان کے resourcesتو لیتے رہے ہیں لیکن-----

**جناب سپیکر:** ایک منٹ۔ مجھے چونکہ آپ کے نام پورے یاد نہیں ہے۔ تو رپورٹنگ میں ذرا مشکل ہو رہی ہے۔ Kindlyجب آپ بولیں تو اپنا نام لے کر بولیں تاکہ ان کو رپورٹ کرنے میں آسانی ہو۔

**جناب عبداللہ زیدی:** وہ جو پیچھے بیٹھتے ہیں وہ بولتے ہیں کہ homework کرکے نہیں آئے پھر وہ بحث کو divertکرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ناں کہ a camel is horse made by a committee احمد جاوید نے جو بات کہہ دی۔

انہوں نے کہا تھا کہ حکومتی جو سینیٹرز ہیں اس پر ہمیں commentsچاہیے۔ پھر ایک نے acknowledgeکیا ہے کہ گورنمنٹ کی غلطی ہے، ایک بولتا ہےکہ homeworkنہیں کر کے آئے ہیں۔ پھر وہ divertکرتے ہیں اور نازیبا الفاظ کی بات کرتے ہیں۔ کونسے نازیبا الفاظ ہم نے استعمال کئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** نہیں، کوئی نا زیبا الفاظ استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ نا زیبا الفاظ اگر استعمال ہوتے تو وہ ہم حذف کر لیتے۔ صرف یہ ہے کہ اب اس پر بات ہو گئی ہے اور یہ آپ کی اپنی کمیٹی میں جو Human Rightsکی ہے اس میں آپ debateکر لیں اور پھر ایک رپورٹ بناکر پیش کریں۔ حالت تو یہ خراب ہے۔ جی جناب۔

**جناب ضمیر احمد ملک** (وزیر برائے تعلیم): میرا خیال ہے کہ یہ جو واقعہ اور اس طرح کے بے شمار واقعات بلوچستان میں پیش آتے رہتے ہیں۔

**جناب سپیکر:** بلوچستان میں نہیں پورے ملک میں پیش آرہے ہیں۔

**جناب ضمیر احمد ملک** (وزیر برائے تعلیم): جناب! یقیناً لیکن میرے کہنے کا مقصد یہی تھا کہ صرف بلوچستان کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ بلوچستان میں میڈیا کی اتنی رسائی بھی نہیں ہے۔ یہ و اقعات پورے پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ جیساکہ میرے بھائی نے کہا کہ اس میں ایک حکومتی سینیٹر involveہے۔ تو حکومت کے سینیٹر اگر involveہیں تو ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ وہ سینیٹر Blue partyکے Ministerیا Parliamentarianنہیں ہےبلکہ پاکستان کی جو ruling Governmentہے اس کے عہدیدار ہیں۔ ہم ان کو defendنہیں کر رہے ہیں۔ ہم ان کی مذمت کر رہے ہیں اور میں یہی کہوں گا کہ یہ جو واقعات یہاں پر پیش آ رہے ہیں، میرا خیال ہے کہ اسلام آباد میں جو لوگ اتنے پیسے لگاتے ہیں اور functionsکرتے ہیں ان کو چاہیے کہ یہاں سے نکلے، سندھ اور بلوچستان میں جاکر وہاں پیسہ لگائیں اور وہاں لوگوں کو تعلیم دیں۔ ہمارے پاس بنیادی طور پر تعلیم کی کمی ہے۔ میں آپ کو بطور وزیر تعلیم یہاں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہمیں ایک ایسی کمیٹی بنانی چاہیے جو NGOsکو جاکر ملے کہ بلوچستان اور سندھ کے لوگوں کو تعلیم چاہیے۔ ہمیں تعلیم کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

**جناب فرخ جدون:** جناب! انہوں نے کہا کہ Educationہونا چاہیے۔ اگر Blue partyاپنا manifestoدیکھیں تو ان کا education baseہی سیکولر ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سیکولر Education Baseہے آپ تو اخلاقیات کی تعلیم آپ دے نہیں سکتے اور یہ کام سارے اخلاقیات پر baseتھا۔ Thank you.

**جناب سپیکر:** ایجوکیشن کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ نہ ایجوکیشن سیکولر ہے اور نہ ایجوکیشن مذہب ہے۔ اس کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ Kindlyاس کو controversialنہ بنائیں۔ جی، آپ اپنا نام لیں گے۔

**جناب فواد ضیاء:** ایجوکیشن منسٹر صاحب بڑے محترم ہیں اور گورنمنٹ سے ان کا تعلق ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ ان کے argumentsکو Supportدینا چاہوں گا کہ یہ جب بھی کوئی بیان دے تو جب علاقوں کی نشاندہی کریں تو باقی کے حصوں کا بھی خیال کریں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ خالی سندھ اور بلوچستان میں ایجوکیشن کا مسئلہ ہے بلکہ یہ مسئلہ N.W.F.P میں بھی ہے اور پنجاب کے گاؤں کے علاقے بھی اس میں شامل ہیں۔ یہ پورے پاکستان کا نام لیں۔

**جناب سپیکر:** یہ علاقائی نہیں ہے۔ Let's go further.اب دوسرا جو آپ کا Calling Attention Noticeہے فہد اقبال صاحب اور ایک Resolutionبھی ہے تو کیوں نہ ان کو mergeکریں۔ ایک motionبنا لیتے ہیں اور اس کے بعد کوئی resolutionبنانا ہے تو اس کو بنا لیں گے۔ Calling Attention Noticeتو Americanکا ہے۔ چلیں، اب فہد اقبال صاحب۔

**Mir Fahad Iqbal:** Mr. Speaker, I would like to draw the attention of the honourable Youth Prime Minister to the American

ground and aerial incursions into Pakistani territory and the inability of the Government of Pakistan to stop the same. Thank you, Mr. Speaker.

**جناب سپیکر:** جی .Prime Minister sahib

**جناب احمد علی بابر** (وزیر اعظم): جناب سپیکر! بہت شکریہ توجہ دلاؤ نوٹس کا۔ کل میں نے جو اپنی پہلی تقریر کی تھی تو میں نے بہت سی باتیں pending sessionکے لئے رکھی تھی۔ لیکن تب بھی میں نے اس بات کی پرزور الفاظ میں مذمت کی تھی کہ پاکستان میں بہت سے جرائم ہوتے ہیں اور یہاں پربہت سے مسائل ہیں لیکن اس سے زیادہ disgracefulاور dishonourableکوئی بات نہیں ہو سکتی کہ دوسرے ملک کی فوجیں آپ کی territorial boundariesکے اندر اتر کر آپ کے لوگوں کو مارے۔ تو میرا خیال ہے کہ جب یہ ہرکت ہوتی ہے تو اس سے نہ صرف پاکستان کی sovereigntyپر فرق آتا ہے بلکہ پاکستان کی جو ideological boundariesوہ بھی تباہ ہوتی ہیں۔ تو میں as a Prime Minister of the Youth Parliamentشدید اور سخت الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور ہم کوشش کریں گے کہ واقعہ کے خلاف جتنی کوشش کر سکیں، جتنا ہم میڈیا سے بات کر سکیں ہم ضرور کریں گے۔ میں ایک بار پھر اس واقعے کی شدید اور سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی۔

**جناب عبداللہ زیدی:** میں پہلے یہ بات کہہ دوں کہ جب میں آیا تھا کہ احمد بلال صاحب نے ہمارے inaugural Sessionمیں کہا تھا۔ Condemnتو ہم سب ہی کرتے ہیں۔ اب آگے بڑھتے ہیں .pleaseاب آگے بڑھتے ہیں۔ سب condemnکرتے ہیں، solutionsبتائیں۔Condemnationکی بڑی اچھی اردو ہمیں بھی آتی ہے اور انہی بھی آتی ہے۔ Pleaseآگے بڑھتے ہیں۔ ہر معاملے پر یہ کہتے ہیں کہ ہم condemnکرتے ہیں۔ اپنا standبتائیں کہ کس جگہ پر آپ کھڑے ہیں۔

**Mr. Speaker:** There are so many points of order. Yes, please.

**جناب احمد نور وزیر:** جناب سپیکر! میں اپوزیشن کا نہایت مشکور ہوں اور جس نے اس pointکو اٹھایا ہے۔ میں گورنمنٹ پارٹی میں ہوں لیکن جس چیز پر میں سمجھتا ہوں کہ بولنا چاہیے تو چاہے وہ اپوزیشن نے کیوں پیش نہ کیا ہو، اس لئے میں اس کی حمایت کر رہا ہوں۔ Practical stepsکی بات کر رہے ہیں۔ میں اس پر یقین رکھتا ہوں کہ صرف resolutions and speechesسے مسئلے ہم حل نہیں کر سکتے۔ ہمیں کچھ real stepsلینے چاہیے۔ جناب سپیکر! جرمنی کے unificationکے مسئلے پر1815سے 1861کافی سارے resolutionsپاس ہوئے تھے، لیکن کوئی مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا تو اسی time Bismarckجب آیا تو اس نے ایک عجیب statementدی۔ انہوں نے کہا کہ the great question of the day can't solve by the speeches and resolutions but it needs blood and iron. جناب سپیکر! ہم اس stageپر نہیں ہیں۔ Bismarckنے blood and iron policyسے جرمنی کے تمام مسائل حل کئے اور ان کو unifyکیا لیکن آج ہم کچھ مجبوریوں کی وجہ سے اس stageپر نہیں ہیں کہ ہم blood and iron policyکو applyکریں کیونکہ ہم نے 60سالوں سے اس ملک کو اپنے کرتوتوں سے بہت کمزور کیا ہوا ہے۔ ہم اس stageپر نہیں ہیں کہ ہم direct confrontationبھیج سکے۔ اس کے لئے میں یہ suggestionپیش کروں گا اپنی گورنمنٹ کو کہ ہم دوسرے طریقے سے اس مسئلہ کو حل کریں۔ اس کے لئے ہماری territoryکے ذریعے امریکہ کو جو logistic support 80%جا رہا ہے اس کو baneکیا جائے۔ ہم اس issueکو UN کے platformپر اٹھایا جائے کیونکہ یہ constant intervention of Pakistani territory and attacks. یہ international treatyکی خلاف ورزی ہے، International Lawکی خلاف ورزی ہے اور UN Charterکی خلاف ورزی ہے۔ ہم اس مسئلے کو وہاں پر اٹھائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے Defence Ministerہیں، یہ میری اپنی personal suggestionsہیں کہ وہ ایک Nuclear stateکا Defence Ministerہوکر اس طرح statementدے رہے ہیں جس سے قبائلیوں کو بہت دکھ ہوا ہے۔ 6ستمبر کو جب attackہوا، اندر داخل ہوئے اور معصوم لوگوں کو قتل کیا گیا تو اسی ٹائم رپورٹر کو وہ بیان دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ضرور وہاں کوئی ہوگا۔ جناب سپیکر! جہاں پر attackہوا ہے وہ جگہ 200میٹر کے فاصلے پر پاکستانی چوکی سے ہے۔ وہ فوجی وہاں پر دیکھ رہے تھے کہ

American Attackکر رہے ہیں اور لوگوں کو مار رہے ہیں۔ اس timeہمارے Defence Ministerکہہ رہے تھے کہ ضرور وہاں پر کوئی ہوگا۔ جناب سپیکر! جو high value targetلوگ ہیں وہ اتنے پاگل نہیں ہیں کہ وہ پاکستانی فوج سے 200میٹر کے فاصلے پر اور 400میٹر کے فاصلے پر امریکن فوج سے دور بیٹھ کر وہاں پر ان کے لئے انتظار کر رہے ہوں۔ انہوں نے قبائلیوں کو بہت دکھ دیا ہے۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ہم گورنمنٹ سے یہ suggestکریں گے اور امید کریں گے کہ مشرف کے 8سالہ دور کے جتنے بھی پالیسیاں ہیں اور جتنے بھی معاہدے اس نے کئے ہیں وہ قوم کے سامنے لائے جائیں کیونکہ ہمیں good governanceپر یقین رکھنا چاہیے۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ یہاں پر ہر چیز transparentہو، جو معاہدے کئے گئے ہیں وہ سامنے لائے جائیں۔ جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ recentlyہمارے گیلانی صاحب کا جو امریکہ کا visitہوا، وہاں پر بش کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے اور کونسے معاہدے کئے ہیں؟ وہ قوم کے سامنے لائے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جنرل اشفاق کیانی صاحب نے جو ایک امریکی بیڑے پر امریکن جنرل کے ساتھ میٹنگ کی ہے اس میں کیا کیا ہوا ہے؟ اس کے بعد ہم پر attackبہت زیادہ ہوئے ہیں۔ صرف ایک مہینے میں ایک درجن کے قریب attackہوئے ہیں جس میں معصوم لوگوں کو قتل کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی high value targetبندہ نہیں تھا۔ اس لئے میں requestکرتا ہوں گورنمنٹ سے کہ وہ ان issuesکو realistic bases پر redressکرے کیونکہ یہ ہمارے ملک کی sovereigntyکی خلاف ورزی ہے۔ یہ ہمارے ملک کی مستقبل کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** نور صاحب آپ کا اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

**Miss Saadia Waqar-un-Nisa:** Thank you Mr. Speaker, I will just like to continue to the allegation brought forward by the respective member of the Opposition. Just in continuation of the allegation that this condemnation by the Prime Minister holds no value. I just want to add to that point that a

condemnation brought forward by the Prime Minister of the State of Pakistan, of course, is different from the condemnation brought forward by anyone, you know, know nothing and this condemnation is not only brought forward within the House but this condemnation has been brought forward in front of the international community and of course, when something has been brought forward by the Prime Minister of a State, it holds much more value than is expected here in the House. So, I just want to request the venerable Opposition members to pay attention to these condemnations in future. I think, to the point that my dear fellow government members Youth Parliament have discussed that these attacks of the American government instead of those discussions that have been going on with our Prime Minister despite all those promises made by the Prime Minister are in fact condemnable and we as members of the government here are continuously condemning and I would definitely say that the dialogue is the best solution to all those discussions going on at the moment. I don’t think that any single problem on earth cannot be solved with the part of dialogue. Thank you.

**Mr. Speaker:** Mr. Abdullah Khan Leghari, are you on a point of order?

**Mr. Abdullah Khan Leghari:** I am on the same issue.

۳ ستمبر کو ground forces بھی پاکستان کے اندر land کرتی ہیں

the American forces come inside Pakistan territory and they kill 57 people and they go back and all we

have from the Prime Minister and supposedly the Prime Minister of this Government as well as we condemn it. How it is Mr. Speaker that everybody is actually against this act but the point is that we as the Opposition demand a policy framework. We need a yardstick as to where do we draw a line as with the cooperation with the United States because according to their manifesto if I go back in the Blue Party's manifesto, they are looking for an extended cooperation with the United States, we want to know as to how far they want to go and extending the cooperation. What is their policy framework on this because this is not such a small issue? Your Parliament has been rampage everyday and day and day out. They pass resolutions and on the very same day American forces turned back and in Meeran Shah as well and then they bombed and attacked through missiles and with various weapons. We want a policy framework from this Government because all we need today is that we need to act as one unit on this. So, we as the Opposition demand a real clear and effective solution to this and not just condemning the act will do it and we need the measures to be taken as to where do we want to go as far as the cooperation is extended as to where we want to draw a line with the relationship as far as the United States goes and we need to really not condemn again and again because this act has already been done, we need to take effective measures. Thank you very much.

**جناب سپیکر:** جناب نشاط کاظمی صاحب۔

**جناب ایس ایم نشاط الحسن کاظمی :** بہت شکریہ

جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں احمد نور صاحب جو کہ

جو گا کروں fully support ان کو ہیں ممبر ruling party کے
ideas انہوں نے about reconsideration of our ہیں
چاہوں relationship with the United States. میں یہ کہنا
گا کہ ابھی حال ہی میں دو دن پہلے US Congress میں
Senate Committee for Defence کی meeting ہوئی جس میں
Secretary of State Robert Gates نے testimony دی ہے، جس
میں انہوں نے کہا ہے کہ پاکستانی ground forces do not
attack and we have credible evidence, we will اس کا کیا
مطلب ہے کہ کیا پاکستانی افواج اپنی سرحدوں کی حفاظت نہیں
کر پائیں گی۔ کیا ہمارے وزراء اور وزیر اعظم صاحب بجائے
اس کے کہ اب وہ اپنے relationships کو reconsider کریں اور
جو ہمارے زیادتی ہو رہی ہے اس کی بجائے وہ further
enhance کرنے کی باتیں کرتے ہیں، اپنے manifesto کے اندر
relationship میں تو ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اسے
reconsider کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے
کہ ہمیں جو non-allied NATO کا جو status دیا گیا ہے ، اس
کے باوجود بھی اگر ہمارے ساتھ اس طرح کی زیادتیاں ہو
رہی ہے تو اس سے ہمارا عالمی وقار اور عزت مجروح ہو رہی ہے۔
بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جناب محسن سعید صاحب۔

**جناب محسن سعید:** میں وزیر خارجہ صاحب کی توجہ
میں اس طرف مبذول کرانا پسند کروں گا کہ پاکستان دہشتگردی
کے خلاف جنگ میں امریکہ کا front line اتحادی ہے اور اس
کے تقریباً گیارہ سو سے زیادہ افسران اور نوجوان شہید ہو
چکے ہیں ۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری خارجہ پالیسی کی
سب سے بڑی یہ ناکامی ہے کہ امریکہ نیوکلیئر کا معاہدہ
بھارت سے کر رہا ہے ، اس کے باوجود کہ ہماری دہشتگردی کے
خلاف جنگ میں حصہ لینے کی اتنی بڑی قربانی ہے۔ بھارت کو
وہ تمام مراعات مل رہی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اتنی

ہماری اتنی زیادہ قربانیوں کے باوجود بھی ہمیں توجہ نہیں دی جا رہی جب کہ ہمیں انرجی کی بھی ضرورت ہے، اس قسم کا معاہدہ ہمارے ساتھ بھی ہونا چاہیے۔ ہم بھی اس کےحقدار ہیں۔ اس کے بارے میں ان کے پاس کیا commentsہیں ؟

**جناب سپیکر:** جناب انصار حسین صاحب۔

**جناب انصار حسین:** جیسے یہ کہہ رہے تو اگر یہ کوئیeffective and solid policyلائیں تو میں اس پر کرناcomment چاہتا ہوں۔ جناب افغانستان میں جو نیٹو کی فورسز ہیں ان کو راشن viaپاکستان جاتا ہے۔ پاکستانی حکومت ان کو راشن بھیجتی ہے ۔ اگر مستقتبل میں پاکستان کیsovereignty کو challengeکیا جائے یا ایسے attacksکو روکنے کے لیے میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ ہم امریکن گورنمنٹ کے ساتھ ، یہ بجا فرماتے ہیں میں ان کی یہ بات مانتا ہوں کہ ہماری پالیسی proactiveہونی چاہیے جیسا وہ کریں ہمیں بھی کوئی show retaliationکرنا چاہیے تاکہ ہماری sovereigntyبھی بچے اور اس قسم کے attacksبھی نہ ہوں۔ Secondly I proposeکہ ہمارے ہاں سے جو امریکن آرمی کوسارا راشن افغانستان جاتا ہے ہم اس کو روک دیں۔ ہم ان کو اس قسم کے threatsدیں گے تو in the coming future انشاء اللہ they will also consider their every act before doing anything.

**جناب سپیکر:** شکریہ ۔ جناب شیر افگن صاحب۔

**جناب شیر افگن:** شکریہ جناب سپیکر۔ حکومتی ممبران نے بہت ہی جذباتی comments اس topicکے اوپر دیے ہیں اور کہا گیا کہ بہت ساری سپلائی اور لاجسٹک سپورٹ پاکستان سے وہاں جاتی ہے۔ میرے خیال میں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس basisپر جاتی ہے ۔ اس گورنمنٹ نے contractکو followکیا

جو اس گورنمنٹ نے کیا تھا کہ billion of dollars for service provided اس گورنمنٹ کو دیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے پیسے لے لیے جس کی وجہ سے لاجسٹک سپورٹ جاری ہے۔ میرے خیال میں یہ جذباتی بیان ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ logistical support بند کر دیں گے ۔ میرے خیال میں پہلا step یہ ہونا چاہیے کہ جو billion of dollars of aid لی گئی ہے اس کو واپس کیا جائے۔ Practical step تو یہ ہے کہ پہلے aid واپس کی جائے پھر logistical support بند کی جائے۔اس کے علاوہ یہ جو meetings کر رہے ہیں ان کے heads of state کے ساتھ جیسے رابرٹ گیٹس کے ساتھ اور نیٹو فورسز کے Chief of Staff آئے ہوئے تھے۔ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں کہ وہ ان کو assurance دیتے ہیں کہ آئندہ یہ attacks پاکستان پر نہیں ہوں گے، ہر اگلے تین گھنٹے کے بعد پاکستان پر attack ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں ان کو فورا ایک ایسی resolution پاس کرنی چاہیے جس کی رو سے وہ billion of dollars جو اس گورنمنٹ کو aid ملے ہیں وہ پہلے واپس کیے جائیں۔ ہمارا پہلا step یہ ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جی ہرا بتول صاحبہ۔

**Miss Hira Batool Rizvi:** Sir, I would just like to make a comment here, the problem with our country is that the Army is not working with the present government. I am talking about ours sitting here because we don’t hold any position whatsoever to say anything but what I have seen in the past few days is that the government is not working with the Army because the Army deals with all the defence staff, Army is saying that they are capable and they are looking forward if there is any attack and they would be able to resist it but our current Prime Minister has negated this and he has said that we would try to

solve it through dialogue. The worst part is one country is attacking us and we are going to the same country in order to dialogue. I think, we are hampering our sovereignty ourselves, that is it. As Pakistani we should like self-esteem. Thank you.

**Mr. Speaker:** Umair Zafar Malik.

**Mr. Umair Zafar Malik:** Sir, in the last five minutes the rift between the government sides itself has been exposed more than that between the Army and the current government. Sir, the issue required the Foreign Affairs and Defence Minister of the government to speak up but so far he has been silent. I don't know he is doing what. And about what the three members have so far spoken I would like to comment upon that too. Two of them have talked about cutting the supply lines. Since it has not come from the Foreign Affairs and Defence Minister I don't know whether we should take it as the policy of the government or not but if this is a policy, I hope they have the arguments to defend it because it can have its repercussions and its amplifications as our worthy members pointed out that we are indebted to the US and we have already taken billions of dollar and the first honourable step should be to return those aids, then cut supply line if we have the moral courage to do that.

Then one of the members Mr. Ahmed Noor talked of the power of iron and blood and denied the role of condemnations. He said that condemnations would do nothing. The very next moment, Hira Batool said, she really valued the condemnation and she said that the condemnation from this forum would have its words. So,

there is a complete shift of stance within a couple minutes. This we would not allow. We need a clear cut stance from the government and whatever stance has come up with be it raising it on the UN or other fora or cutting the supply lines we need a solid stance from the Foreign Affairs and Defence Minister and we hope they will be able to defend it before the House through arguments and not through rhetoric. Thank you.

**Mr. Speaker:** Samir Anwar will be last speaker. Now Fawad Zia.

**جناب فواد ضیاء:** میں کچھ suggestionsدینا چاہوں گا کیوں کہ ٹائم کم ہے تاکہ باقی ممبران کو بھی موقع ملے۔ میں چاہوں گا کہ جو گورنمنٹ پالیسی formulateکرے تو اس کے اندر خصوصی طور پر جو اب تک ایڈ لی گئی ہے اس کا ذکر کیا جائے۔ جیسے کہ میرےبھائی نے فرمایا کہ اس کو moral and ethical valuesکی بنیاد پر واپس کیا جائے ۔ جب امریکہ افغانستان پر pre-emptive strikesکر رہا تھا تو اس کے ساتھ وہ ان کو کھانے کی چیزیں بھی پھینک رہا تھا تو کیا وہ ایڈ آرمی کے لیے دی گئی ہے کہ ان کو مار کر ان کی سپورٹ کے لیے دی گئی ہے۔ اگر ایڈ دی گئی ہے تو پھر جو ہمارے tribal areasکے جو ہمارے بھائی بہن جو بے گھر ہوئے ہیں اور جن کی سپورٹ کے لیے آج کیمپس لگے ہوئے ہیں تو وہاں پر پھر حکومت سول سوسائٹی سے کس لیے پیسے مانگ رہی ہے۔ آپ لوگ اپنی پالیسی میں اس چیز کو بھی لے آئیں۔ اب بات یہ کہ امریکہ ہمارے اوپر سے ہاتھ اٹھالے گا یہ EUہمارے اوپر سے ہاتھ اٹھا لے گی اور ہمارا survivalمشکل ہو جائے گا تو میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ جیسا کہ ایس ایم ظفر صاحب کی تقریر میں بھی یہ بات واضح ہوئی تھی کہ honour اور war میں آپ کو honour chooseکرنا ہے لیکن اگر آپ choose dishonour کریں گے تو

war آپ پر خود بخود impose ہو جائے گی اور دنیا میں ایسی مثالیں موجود ہیں جیسے کہ کیوبا ہے ، ایران کی مثال ہے، even کہ نارتھ کوریا نے جب اپنے نیوکلیئر پروگرام کے لیے اپنے کیمرے پھینک دیے تھے اس پر کونسی strike ہوئی ۔ مزید یہ کہ پاکستان کے اوپر جب انڈیا نے دھماکے کیے تھے پھر پاکستان نے بھی ان کے جواب میں دھماکے کیے تو اس کے بعد بھی تو ہماری ایڈ بند ہوئی تھی لیکن ہم لوگوں نے survive کیا تھا ۔ برائے مہربانی یہ سب چیزیں آپ لوگ مدنظر رکھ کر جو بھی پالیسی formulate کریں تو ایک politics کو چھوڑ دیں کیونکہ sacrifice کی sacrifice کی politics پر پاکستانی تنگ آ گئے ہیں، کبھی ایک سے ڈرنا کبھی دوسرے سے ڈرنا۔ برائے مہربانی اس پالیسی میں غیرت کا عنصر ضرور شامل کریں۔

**جناب سپیکر:** شکریہ ۔ جناب محمد سدن ناصر۔

**جناب محمد سدن ناصر:** شکریہ جناب سپیکر۔ بہت بات کی جاتی ہے کہ جب امریکہ پاکستان کے بارڈرز کو کراس کرتا ہے لیکن unfortunately اپوزیشن کی طرف سے اور گورنمنٹ کی طرف سے کبھی بھی یہ ڈیمانڈ نہیں کی جاتی کہ اب clear objective کریں کہ ہم یو ایس سے ایڈ کیوں ریسیو کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک یو ایس کے ساتھ نیوکلیئر ڈیل کا تعلق ہے تو ہمیں پتا ہونا چاہیے کہ یو ایس کے ساتھ ہمارے relations ہیں اور ہم اس وقت اس temptation کو resist نہیں کر سکتے کہ ہم ان سے یو ایس ایڈ نہ لیں کیوں کہ اس وقت آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس انرجی crisis ہے ، ہماری اکانومی برے حالات سے گز ر رہی ہے ۔ جہاں تک مثال دی گئی کہ جب نیوکلیئر ٹیسٹ کیا گیا تو تب بھی ہم survive کر گئے لیکن آپ دیکھ سکتے ہیں کہ نیوکلیئر ٹیسٹ کے بعد ہماری اکانومی کا کیا حال ہوا تھا اور ہم کس جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ لہذا اس کو بہتر بنانے

کے لیے ہی یو ایس اے سے دوبارہ ہم لوگوں نے رابطے شروع کیے۔ ہماری international understanding دوبارہ develop ہونا شروع ہوئی اسی وجہ سے کہ ہم لوگوں نے war on terror پر cooperation شروع کر دیا۔ Otherwise it would have been very difficult for us to survive کیونکہ ہماری اکانومی بہت برے حالات سے گزر رہی تھی after nuclear test. اس کے علاوہ گرانٹ کی example دی جاتی ہے اور غیرت کی بات کی جاتی ہے تو اس بارے میں ایران کی مثال بہت irrelevant ہے کیونکہ ایران کے پاس ایک بہت بڑی پاور آئل کی شکل میں ہے۔ پاکستان کے پاس وہ پاور نہیں ہے۔ ہماری پاور ہماری geo-political situation ہے اور ہمیں اسی پر capitalize کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر :** جناب رحیم بخش کھتران صاحب۔

**جناب رحیم بخش کھتران:** جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنے دوست سدن ناصرصاحب سے کہوں گا اور ان کو ایک امریکی سینیٹر کا ایک سٹیٹمنٹ یاد دلاوں گا اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ پاکستانیوں کو پیسے دیں تو ، معذرت کے ساتھ، وہ اپنی ماں بھی بیچ دیں گے۔ جناب! یہ ہماری dignity and honour ہے۔ جناب والا! یہ ٹائم نہیں ہے کہ امریکن condemn کریں بلکہ ہمیں امریکہ کے ساتھ relations کو condemn کرنا پڑے گا۔ اگر ہمیں اس دنیا میں، اس گلوبل ورلڈ میں عزت کے ساتھ رہنا ہے ، dignity کے ساتھ رہنا ہے اور میرے بھائی نے صحیح کہا ہے کہ سب سے پہلے ہمیں ان کی aid واپس کرنی پڑے گی۔ ہمیں ان کے ڈالرز واپس کرنے پڑیں گے۔ اگر ہم اپنے فوجیوں کے سر کی قیمت لیتے رہیں گے ، ان کی شہادت کی قیمت لیتے رہیں گے ، اگر ہم اپنے قبائلی بھائیوں کی شہادت کی قیمت لیتے رہیں گے ، جتنے بندے روزانہ مارے جاتے ہیں، ان کا ٹوٹل ہوتا ہے

اور شام کو ان سے پیسے لے لیتے ہیں تو ہم کبھی بھی عزت سے نہیں جی سکیں گے۔اب یہ وقت ہے کہ ہم نے آستین کے سانپ پالے ہوئے ہیں تو ہمیں ان سانپوں کو کچلنا پڑے گا، کم از کم ہم ان کو پھینک تو سکتے ہیں۔ شکریہ ۔

**جناب سپیکر:** جی یاور حیات شاہ صاحب۔

**جناب یاور حیات شاہ :** جناب سپیکر! ہم ان معاملات کو اور یہ جو امریکہ کے حملے پاکستان کی سر زمین پرہوئے ہیں اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور جیسا کہ اپوزیشن کے ایک صاحب نے فرمایا کہ اس پر کوئی عملی کارروائی کی جائے تو ہم talk show conduct کرنے والے ہیں ، جس میں حکومتی ارکان ، اپوزیشن کے ارکان اور پاکستان کی پوری پارلیمان کے ارکان کو مدعو کیا جائے گا تاکہ ایک واضح پالیسی وضع کی جا سکے اور میرے ایک دوست نے یہاں فرمایا ہے کہ aid واپس کر دی جائےیہ کوئی practical approach نہیں ہے، پاور پالیٹکس میں یا انٹر نیشنل ریلیشنز میں کہ aid جو ہم کھا چکے ہیں وہ واپس کی جائے ۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم روزانہ معاشی بدحالی اور ابتری کا رونا روتے ہیں اور اوپر سے پھر آنکھیں بھی دیکھاتے ہیں۔ جن قوموں نے امریکہ کے سامنے سٹینڈ لیا ہے پھر وہ رونا نہیں روتے کہ ہمارے پیٹ بھوکے ہیں، ہم بھوکے ننگے ہیں ۔ اگر ایران کو دیکھیں تو پھر انہوں نے یہ کبھی تقاضا نہیں کیا کہ ہمیں ایڈز کی ضرورت ہے یا ہم معاشی طور پر ابتری کا شکار ہیں۔ میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا کہ amicably settlement of disputeایک approachہے وہ بھی اپنائی جا سکتی ہے، ہم اس وقت جس طرح کچھ ارکان اپوزیشن جنگ کی سپورٹ کرنے کے حق میں ہے ، جیسا کہ وہ ایوان کے اندر جنگ چاہتے ہیں ، اسی طرح وہ چاہتے ہیں کہ بارڈرز پر

پاکستان ایک جنگ لاگو کر دے، جنگ لاگو کرنا ایک بہت بڑا stepہے اور اس کے لیے قوم کامتحد ہونا ۔

**جناب سپیکر:** یہ میرے خیال میں Defence Minister concludeکریں گے ، آپ تشریف رکھیں۔ جی نیاز محمد صاحب۔

**جناب نیاز محمد:** جناب سپیکر! پشتو میں ایک کہاوت ہے کہ ہرنی کے بچے نے ہرنی سے پوچھا کہ ہمارے اتنے بڑے بڑے سینگ ہیں ، ہم شیر اور گیدڑ جیسے چھوٹے جانوروں کا مقابلہ کیوں نہیں کر سکتے تو اس نے کہا کہ جب دل ہی ساتھ نہ دے تو ہم کیا مقابلہ کریں گے ۔ یہاں ہمارا دل ہمارا ساتھ نہیں دے رہا۔ میں یہ کہنا چاہتا کہ آپ عملی قدم اٹھائیں ، مذاکرات سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ آپ امریکی سفارت خانے کو بند کر دیں، امریکی سفیر کو یہاں سے نکال دیں تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جائے گا۔ غالب کا ایک شعر ہے۔

درد منت کش دوا نہ ہوا میں نہ اچھا ہوا ، برا نہ ہوا

ہمیں اپنے آپ پر چھوڑ دیا جائے

**جناب سپیکر:** محترمہ گل بانو صاحبہ۔

**مس گل بانو :** پہلے تو میں ایک سوال ہی پوچھنا چاہوں گی کہ میرے بھائی بلوچستان سائیڈ سے ہیں ، ان کا بڑا اچھا کہنا تھا کہ نیوکلیئر ٹیسٹنگ کے بعد ہمارے financial problems ایسے ہو گئے تھے کہ ہم نے بغیر سوچے سمجھے war against terrorism میں participateکرنا پڑا ۔ بڑی ایک عجیب سے بات ہے ، مطلب جب بھی ہمیں financial problems ہوں گے ہم بغیر سوچے سمجھے terrorismکی war میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے لیے اور مسائل پیدا کر لیں

گے۔ ویسے جو قومیں mineral water تک امپورٹ کرتی ہیں وہ condemn کرنے کے علاوہ اور کیا کر سکتی ہیں۔ جن قوموں کو آج تک اپنے وسائل کے اوپر ہی اعتماد نہیں ہو ا ہے ان قوموں سے ہم condemn کرنے کے علاوہ اور کس چیز کو expect کر سکتے ہیں۔ ایکشن تو وہ لوگ کرتے ہیں جن کو اپنے اوپر اعتماد ہوتا ہے، اپنی قابلیت کے اوپر اعتماد ہوتا ہے، اپنے وسائل کے اوپر اعتماد ہوتا ہے۔ میرے خیال میں پیچھے جتنا بھی ہمارا عرصہ گزرا ہے ہم ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں کہ پچھلی گورنمنٹ کی کچھ ایسی policies تھیں کہ ہم کوئی ایکشن نہیں لے سکتے ہیں۔ ہمیں کچھ ٹائم چاہیے۔ پھر نئی حکومت آتی ہے یہی بات ہوتی ہے کہ ہمیں کچھ ٹائم چاہیے۔ اب بھی ہماری موجودہ حکومت کا کہنا یہی ہے کہ شاید ہمیں کچھ ٹائم چاہیئے ۔ کب تک ٹائم لیتے رہیں گے اور کب تک اور وسائل میں پھنستے رہیں گے۔ یقینا اس کا جواب آپ لوگوں کی طرف سے آئے گا، مجھے امید ہے۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** شکریہ ۔ جی دانش کمار۔

**جناب دانش کمار:** جناب! یہ مسئلہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے ، نہ کوئی بھی accept نہیں کرے گا کہ اس کی sovereignty کو کوئی ٹھیس پہنچایا جائے تو condemnation کی بات ہے کہ بھئی جیسا کہا گیا کہ ہمارے لیے mineral water تک import ہوتی ہے تو ہم condemnation سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح بات ہے لیکن اس میں ایک بات یہ ہے کہ mineral water import کرتے ہیں تو آپ بھی پاکستانی ہیں، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ہی صرف condemn کر سکتے ہیں ۔ صرف یہ نہیں کہ رولنگ پارٹی condemn کر رہی ہے تو mineral water import کریں تو ان میں تو آپ بھی آ رہے ہیں ۔ ہم دونوں ایک ہی ہیں ، پاکستانی ہیں ، میں نہیں کہہ رہا کہ Green Party or Blue Party تو condemnation کی بات ہے تو آپ ہمیں اس کا لائحہ عمل بتائیں اور آپ دونوں

بیٹھ کر بتائیں کہ اس کا کیا کرنا چاہیے۔ ہم صرف condemnation کر رہے ہیں ، اس کا پاکستان کی گورنمنٹ نے لکھ کر بھی بھیجا ہے اور protest کیا ہے ۔ As a Pakistani; Green Party, Blue Party دونوں کو آپ لکھ کر دیں اور بیٹھ کر ایک لائحہ عمل طے کر ان کو آگے کیا کرنا چاہیئے as a Pakistani نہ کہ اس کو political issues بنائیں کہ Green Party ہے یا Blue Party ہے تو پاکستانی ہونے کی حیثیت سے سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔شکریہ۔

**جناب سپیکر:** جناب زاہد وزیر صاحب۔

**Mr. Zahid Ullah Wazir:** The United States attacked on Angora Adda on 8th September that was really a condemnable act and that was a very provocative state indeed but I see the incursion not as a cause but as an effect. The effect and cause is rising militancy and talbanization in our tribal areas. The talbanization that is not problem for United States and NATO troops in Afghanistan just that is also a problem for our troops or our own nation. We have been subjected to a lot of suicide bombings and other threats indeed. So, we should root out talbanization and militancy. And for that if the Government is evolving a strategy we as a Opposition, we will cooperate with them and we have to go forward with that strategy. The other point is that we are providing strategic facility to NATO troops and the United States in Afghanistan that is a UN mandated war and they are under a UN mandate and we cannot afford to stop this as we are getting millions of dollar because of providing these strategic facilities. We should be very pragmatic; we should not be out for

aggressive responses and we cannot stand against United States and NATO. We cannot fire them; the United States and NATO because they are powerful and our economy is not permitting for that. So, first there should be unity, there should be cohesion, then we can stand up to them and we can solve all these things through dialogues and not through military strategy or military attacks. Thank you.

**جناب سپیکر:** جناب وقاص اسلم رانا صاحب۔

**جناب وقاص اسلم رانا:** جناب سپیکر! حکومت کو اس بات کا اندازہ ہے کہ یہ ایک ہی مشکل ایشو ہے اور یہ تمام پاکستانیوں کو affectکرتا ہے لیکن اپوزیشن کو اس ایشو کو یہ رنگ نہیں دینا چاہیے کہ ہم ان سے کم پاکستانی ہیں ۔ میں ان کی توجہ facts کی طرف لے کر جانا چاہتا ہوں ۔ Chief of Army Staff, General Ashfaq Pervaiz Kayaniنے clearly ہی orders لیے ہیں اور اس کی ISPR نے تصدیق کی ہے کہ اگر پاکستان کی سالیمت کے افغانستان کی طرف سے کسی فورس نے بھی حملہ کیا تو ان کا جواب دیا جائے گا اور یہ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس democratic set up میں افواج پاکستان پرائم منسٹر آف پاکستان کو رپورٹ کرتی ہیں تو یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری سویلین حکومت اور فوج کے درمیان کوئی اختلاف ہے اور میں ان کی attention میڈیا کی reportکی طرف لے جانا چاہتا ہوں جو BBC کے اوپر بھی آئی ہے کہ امریکن فورسز نے پھر ایک ground incursion کی کوشش کی جس میں 9 helicopters انہوں نے land کیے بالکل بارڈر کے قریب اور اس پریس رپورٹ میں جو I am sure اپوزیشن ممبرز نے بھی پڑھی ہو گی۔ اس میں یہ clearly یہ کہا گیا کہ پاکستانی سکیورٹی فورسز اور وہاں کے قبائلی لوگوں نے مل کر ، firing کر کے ان کو

retreat کرنے پر مجبور کیا۔ میرے خیال میں اپوزیشن کے ممبران کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہیے کہ ہماری statements ایکشن میں translate ہو رہی ہیں اور ان کی emotionalism understandable ہے لیکن یہ ایک بہت حساس situationہے اس میں فارن پالیسی ، پاور پالیٹکس اور آپ کی economic situation involved ہے۔ اس لیئے اگر اپوزیشن گورنمنٹ کے ساتھ مل کر چلیں تو ہم situationکو بہت بہتر طور پر resolve کر سکتے ہیں تاکہ دنیا کو یہ احساس نہ ہو کہ ہماری سویلین اور ملٹری establishment کوئی فرق ہے اور وہ اس کو exploit نہ کریں۔ شکریہ ۔

**Mr. Speaker:** There is one correction ہے Calling Attention Notice پر دو یا تین لوگ بولتے ہیں ہم نے کہا کہ ٹائم ہے اس پر بات کرتے ہیں، اس پر بات بہت ہو کرتے ہیں ۔ سپیکرز اور بھی concludeگئی ہے ۔ اب اس کو بھی لینے کو ہیں ۔ itemsباقی ہیں لیکن ہمارے پاس اور Last two speakers one is Leader of the Opposition and the other is Mr. Samir Anwar Butt. You will be concluding. آپ بولیں، اس کے بعد یہ بولیں گے اور پھر we go to the next item.

**محمد عصام رحمانی :** جناب سپیکر! ہم لوگوں نے ابھی بہت سی problems discuss کر لی ہیں ، solutions بھی discuss کرنی چاہییں ۔ پہلے میں دو pointsپر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں، اس کے بعد solutions پر بھی ہم بات کر لیتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہماری forces کے کچھ officials نے کہا کہ we had not been orders to retaliate. اب ایسا موقع آ گیا ہے کہ ہماری حکومت کو فوجی افسران کو quote کرنا پڑ رہا ہے اور وہ خود ایک stepney پر ہیں ۔ یہ ایک بڑا serious issue ہے اور جس طرح کہ ہم ساروں کو یہاں پتا ہے کہ ہم لوگوں کو retaliate کرنا پڑے گا ۔ پہلا point ہے۔ دوسرا point that needs to

کہ بلیو پارٹی کی be identified in this house is that
جو فارن پالیسی ہے، یہ میرے ہاتھ میں ہے، یہ documented
ہے ۔ اس میں انہوں نے لکھا ہوا ہے consider that while
میرے خیال close relations with the US are important.
سے ان کو یہاں پر ایک yardstick ایک لائن draw کرنی
چاہیے کہ بھئی کہاں تک آپ لوگ جانا چاہ رہے ہیں، کہاں تک
آپ لوگ US کو support کرنا چاہ رہے ہو اور کیا نہیں۔
تیسری چیز یہ ہے کہ جب ہم solution کی بات کرتے ہیں تو
میرے خیال سے اس نازک topic میں میرے خیال سے ان
لوگوں کو اپنی صفحیں درست کرنی چاہیے اور صفحیں درست
کرنے کے بعد اپوزیشن کو ساتھ لے کر ہم لوگ بحث کر کے
ایک constructive بحث کر کے ایک مشترکہ پالیسی جو adopt
کرتے ہیں اور we will take it from there آگے پھر اس
کو delegateکر دیں گے۔

**جناب سپیکر:** جی ڈیفنس منسٹر صاحب۔

**جناب سمیر انور بٹ:** جناب سپیکر ! سب سے
پہلے یہ معاملہ بہت serious قسم کا ہے اور میں اس پر
گورنمنٹ کا stance بھی دوں اور اس کو conclude بھی کروں
گا۔ سب سے پہلی چیز جو ہمیں اپوزیشن کی طرف سے strike
ہوئی ایک تو آیا diplomatic ties ہی توڑ جائیں،
سفارتخانے بند کر دیئے جائیں۔ These are not solutions
، ہم لوگ یہاں پر ties بنانے آئے ہیں to anything.
break کرنے نہیں آئے۔ یہ ہماری انا کا مسئلہ نہیں ہے ، ہم
لوگ جو یہاں فیصلے کرتے ہیں اس سے ہماری ذات کو کوئی
فرق نہیں پڑتا ، پوری عوام کو فرق پڑتا ہے ۔ ہم نے سب کو
ساتھ لے کر چلنا ہے we are not here to break ties ہم
لوگ اس لیے believe کرتے ہیں کہ ہم لوگ بلکہ اپنے
foreign relations کو improve کریں گے ۔ باقی جو دنیا

کی قوتیں ہیں ، روس ہے، انڈیا ہے، چائنہ ہے ، یورپین یونین ہے ہم ان کے ساتھ اپنے relations کو اس حد تک لے جانا چاہتے ہیں کہ ہماری جو dependence ہے ، سارا USA dependence کا ہے کہ وہ ہماری issue dependence ہٹ جائے ۔ جہاں تک ایران اور وینز ویلا جو کھڑے ہو گئے اور انہوں نے step up کیا US پر ۔ آپ ان کی situation کو دیکھیں ۔ وہاں پر جو ایک leadership ہے اس کے پاس تمام عوام کی ایک full majority ہے اور آپ ان کے resources کو check کریں ان کے پاس اتنا تیل ہے اور اتنا پیسا ہے کہ وہ اپنے آپ کو manage کر پاتے ہیں۔ ہم لوگوں کو ground realities کو دیکھ کر ساتھ ساتھ چلنا چاہیے۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو personal interest میں جا کر نہ سوچیں ۔ اس کو آپ دیکھیں کہ پاکستان کے مفاد میں کیا چیز ہے۔ جناب سپیکر! میں آگے چلنا چاہوں گا کہ اپوزیشن نے بڑا strictly کہا کہ ہم لوگ ایکشن کی طرف focusکریں، obviously condemnation ہم سب ہی کرتے ہیں اور پرائم منسٹر صاحب بڑا clear stance اس کے اوپر دے دیا ہے کہ we will not tolerate any violation of our territorial boundaries ہی ہماری integrity کا مسئلہ ہے ، اس کو ہم لوگ ہمیشہ foremost رکھیں گے اور اس کے جو solutions ہیں ، ان میں سب سے پہلے چیز تو یہ ہے کہ ہم لوگ USA Embassy کو اپنا بڑا clear stance دے چکے ہیں، گورنمنٹ کے officials کو بھی بتا دیا ہے ، diplomatic front پر ہم اس کو بہت heavily لیں گے ۔ اس کے بعد ہم لوگ UN کے اندر جائیں، ہم لوگ سارک کے اندر جائیں گے، ہم لوگ OIC کے اندر جائیں گے، ہم لوگ یورپین یونین کے پاس جائیں گے۔ یہ سارے وہ international forums ہیں جو پوری دنیا میں سنے جاتے ہیں۔ اس کو بڑا seriously pursue کیا جا ئے گا ۔ ہمارے پاس ایک فارن آفیئرز کی کمیٹی ہے جو اس کے اوپر پیپر بھی لائے گی اور ہم اس کو اس لیول تک pursue کریں گے ، میڈیا تک لے کر

جائیں گے کہ یہ پوری دنیا میں heard ہو گی ۔ اس کے بعد
ایڈ کا سوال ہے ۔ ایڈ نہ لینا یہ ہماری option نہیں ہے ہم
لوگ پہلے سے اتنی لے چکے ہیں، dependence کا سوال آ
رہا تھا ، اس پر بہت لوگوں نے different views دیئے تو
گورنمنٹ کا یہی stance ہے کہ ہم لوگ with time اس ایڈ کی
جو dependence ہے اس کو phase out کریں گے،ہم لوگ
چاہتے ہیں کہ اپنی economics کو ہم لوگ اتنا strong
کر سکیں کہ ہم لوگوں کو اگر کسی چیز پر سٹینڈ لینا پڑے
اور ہمیں sanctions کی دھمکیاں سہنا پڑیں تب بھی ہم
اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر کہہ سکیں کہ بھئی ہم لوگ اپنی
territorial solidarity پر بالکل compromise نہیں کریں
گے ۔ ہم لوگ چاہے sanctions ہوں ، چاہے کچھ ہو ہم سب
کچھ برداشت کریں گے۔ This is going to take time اس کے
اوپر کام ہو گا ، ہم لوگ ابھی ابھی پارلیمنٹ بنی ہے ،
اس کے اوپر solutions آئیں گے ، economically ہم لوگ
اپنے آپ کوبہتر کریں گے ۔ پہلے بھی میں نے کہا کہ ہم لوگ
اپنے foreign relations کو extend کرنا چاہتے ہیں ، ہم
لوگ اپنے neighbours کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتے
ہیں۔ ہم لوگ اگر اپنے neighbours کے اندر ہی دیکھیں تو
دنیا کی سب سے بڑی دو قوتیں ہیں جو کہ انڈیا اور چائنا
ہے جو اس وقت سب سے progressive جا رہی ہیں، انڈسٹریل
میں بھی اور population wise بھی ہم ان کے ساتھ اپنے
- relations ہاتھ آگے کریں گے دوستی کریں گے اور اس سے
پوری قوم کا فائدہ ہو گا، اس سے ہم اپنی trade کو بڑھا
سکیں گے اور اپنی dependence ختم کر سکیں گے ۔ جہاں تک
سوال nuclear deal ہے ۔ ہمارے معزز ممبر نے کہا کہ
nuclear deal ہمارے ساتھ ہونی چاہیے تھی وہ انڈیا سے
کیوں ہوئی۔ پھر آپ بات کر رہے ہیں کہ آپ کو dependence
چاہیے اور آپ کسی پر depend نہیں کرنا چاہتے۔ دوسری طرف
آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم لوگ امریکہ سے نیوکلیئر ڈیل کیوں
نہیں کر رہے ہیں۔ اگر آپ نیوکلیئر ڈیل کریں گے تو آپ کی

dependence obviously بڑھے گی۔ اس پر انڈیا میں بھی بڑی بحث ہوئی ہے، بہت اپوزیشن ہوئی ہے، اس کے اوپر پرائم منسٹر کو بہت اپوزیشن face کرنی پڑی، اسی طرح انڈیا کے بھی اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم لوگ کسی ایسے پارٹنر کے ساتھ نیوکلیئر ڈیل کریں جو کہ آگے ہمارے لیے feasible رہے۔ ہمارے ساتھ رہے تاکہ بعد میں ہمیں اس کی repercussions نہ بھگتنی پڑیں۔

جناب سپیکر ! اس پر میں conclude کروں گا، ایک دفعہ پھر reiterate کروں گا کہ ہم لوگوں کو اس matter پر بالکل یونائیٹیڈ رہنا ہے، فورا اس کے solutions لانے ہیں اور یہ ایک سب سے urgentاور utmost فیصلہ اس کے اوپر ہو گا ۔ ابھی جو Chief of Army Staff کی بات بھی ہوئی ، انہوں نے اس پر comments بھی دیئے لیکن گورنمنٹ کی ایک limitation ہے ، آپ نے پرائم منسٹر کی speech بھی سنی ہو گی ، انہوں نے کہا تھا کہ ہم اس کو diplomatic front پر tackle کریں گے، Obviously ہمارے پاس کی ایک اچھی فوج ہے وہ بھی اس پر کام کرے گی اور ان دونوں کو مل کر چلنا ہے اور یہ مل کر چلیں گے تو اس problem کا solution ہم لا سکتے ہیں، ورنہ اس پر بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر خالی defence کا کام کرے گی تب بھی اس کا solution نہیں ہے، اگر خالی diplomatic front پر کریں گے تو تب بھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم لوگ مل کر چلیں گے۔ اس گورنمنٹ کا یہی stance ہے، we are open to suggest اور اس پر کمیٹی بیٹھے گی، اس پر ایسے papers آئیں گے ، ان کو ہم میڈیا میں بھی لائیں گے۔ میری تو یہ خواہش ہو گی کہ ہم لوگ دوبارہ سے US Embassy کو اپنا forefront paper put کریں اور ان کو سمجھائیں کہ ہماری requirements کیا ہیں۔ ہم لوگ چاہتے کیا ہیں اور territorial integrity پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں ہو گا۔ یہ گورنمنٹ کا stance ہے ۔ شکریہ۔

**Mr. Speaker:** Thank you. Now next items is resolution اور ایک motion ہے جن کا مطلب ایک ہے ۔ اب resolution کر کے بعد میں merge اس کا کیا جائے ، ان کو pass کرا دیں۔ قرارداد پر بات کرتے ہیں اور بعد میں اس کو resolve کر لو۔ ہاوس میں قرار داد کو پیش کرتے ہیں اگر یہ پاس ہو جاتی ہے تو پھر یہ قرار داد بن جائے گی ۔ آپ students union کی بات کر رہے ہیں ، بات ایک ہی ہے۔ revival کی بات کر رہے ہیں اور ایک سٹوڈنٹس یونین کی رپورٹ کی بات کر رہے ہیں which relates to the same issue.

**جناب احمد علی بابر:** آخر میں اسے resolution ہی تصور کر لیں گے، ابھی motion پر ہی debate ہو جانی چاہیے۔

**جناب سپیکر:** جی پہلے موشن پر بات کرتے ہیں اور اسی کو turn کر کے resolution کر لیں گے ۔ اگر یہ sense of the House ہے تو ان دونوں کو merge کرتے ہیں ، میں اسے ہاوس کے سامنے put کرتا ہوں۔

**جناب احمد علی بابر:** جناب ! اس سے پہلے میری ایک request ہے کہ اگر ہاوس میں decorum بر قرار رکھا جائے اور جب ایک بندہ بول رہا ہو تو باقی ممبران اس کی بات کو غور سے سنیں۔

**جناب سپیکر:** اگر کوئی توڑتا ہے تو اتنا تو آپ tolerate کرنا پڑے گا۔

**جناب احمد علی بابر:** ٹھیک ہے ۔

**جناب سپیکر :** یہاں decorum ہے اتنا ہونا چاہیے this is life. اب ان دونوں کو ملا کر اسے motion کا نام دیں گے اور پھر اس کو resolution بھی بنا سکیں گے۔ دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ اگر پہلے resolution لے لیں پھر موشن لے لیں بات repetition کی ہو جائے گی۔ ایک دفعہ بات ہو جائے گی اور اس کو بعد میں turn کر لیں گے۔

The motion is;

The House may discuss the proposed resolution which may be carried out regarding the revival of the students union in Pakistan prepared by PILDAT be presented in the Parliament of Pakistan for debate and be incorporated in its policy;

The resolution is like;

This House is of the opinion that the government should formulate effective policy to facilitate the revival of non political students unions.

The second is;

This House is of the opinion that elections of students union shall be adopted at the primary and secondly school level while the system of election of the students union in the universities shall be gradually adopted.

یہ تین باتیں ہیں۔

**جناب محمد عصام رحمانی :** جناب! ہم اسے تھوڑا سا change کرنا چاہتے ہیں ۔ کل اس کے متعلق بات بھی ہوئی تھی کہ جو non political کا جو word ہے

This House is of the opinion that the government should formulate effective policy to facilitate the revival of student unions.

**جناب سپیکر:** اچھا non political نہیں۔

**جناب محمد عصام رحمانی :** جی ۔

**Mr. Speaker:** So, I take the sense of the House that to delete the word 'non political'.

**Mr. Ahmed Ali Babar:** No sir.

**Mr. Speaker:** You don't want that. You want the word 'non political' to stay.

**Mr. Ahmed Ali Babar:** The word 'non political' should not be removed.

**جناب محمد عصام رحمانی:** جناب! یہ ہمارا resolution تھا اور یہ word 'non political' ہم نے dilute کرا دیا تھا لیکن for some reasons or the other جب آج members آئے ہیں تو پہلے یہ لفظ non political لکھا تھا تو it is new to us as well. یہ جناب! ہماری resolution ہے ۔

**جناب سپیکر:** ہاں یہ تو آپ کی resolution ہے ۔ چلیں lets go with this resolution. آپ اپنی resolution پڑھیں۔

**Mr. Muhammad Essam Rehmani:** Sir, I beg to move that this House is of the opinion that the Government should formulate effective policy to facilitate the revival of student unions.

**جناب سپیکر:** اب ایک بات طے کرتے ہیں کہ دو دو لوگ بولیں گے جو بھی آپ مجھے دے دیں and House should not be speaking. آپ کے علاوہ دو آدمی اور یہاں Education Minister کے علاوہ دو آدمی۔ انہیں Leader of the House would nominate two men including the Education Minister to respond to the motion.

**Mr. Muhammad Essam Rehmani:** Can I just elaborate on the resolution.

**Mr. Speaker:** Please.

**Mr. Muhammad Essam Rehmani:** Sir, we as a Green Party believes that the students should be allowed completely to participate actively and the constraints that we are asking

کہ جو پبلک expression ہوتا ہے تو اس میں کوئی political affiliation نہیں ہونی چاہیے۔ This is one of the constraints اس کے علاوہ جو constraint ہے وہ ہمارے پاس ہے کہ جب ایک public expression دیں تو وہ political affiliation کو show نہ کرے اور تھوڑا سا law and order کو ذہنوں میں رکھ کر ہمیں آگے لے کر چلیں۔

دوسری بات جوہم Blue Party سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے resolution میں student unions کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ student unions should be allowed subject to law. Now subject to law is a broad word. We would like them to elaborate on the point کہ یہ subject to law ہے یہ کس طرح کا لاء ہے تاکہ اس بارے میں clarity ہمارے پاس بھی آ جائے۔ شکریہ جناب۔

**Mr. Speaker:** What are your next two men?

**Mr. Muhammad Essam Rehmani:** Sir, my next two men would be one is Mr. Nishat Sahib and the second is Umair.

**Mr. Speaker:** Let's start with Umair.

**Mr. Umair Farrukh Raja:** Ladies and gentlemen! Our stance on this issue is that we allow the student unions to work but we have certain restrictions which we have very clearly laid down in our manifesto as opposed to that of Blue Party. We clearly state that student unions should be allowed to work but with constraints that there is no political affiliation of candidates while canvassing and strict action should be taken against violence in campuses and hindrance in educational proceedings.

This, ladies and gentlemen! is a very clear stance opposed to what the Blue Party says that student unions should be allowed subject to law. Now this law needs to be elaborated upon by the Blue Party and we hope that it is done in due course of the discussion.

Moving on, first I would like to give a brief history of what has so far been happening in this regard. The student unions were pre-active before the creation of Pakistan even the MSF played a very vital role with the Muslim League in creating Pakistan itself. But then in a dictatorial regime of General Zia-ul-Haq they were squashed down with the use of force and without establishing any committee or without bring all stakeholders to the table as a Chief Martial Law Administrator issued an order according to

which the activities of the student unions were banned and the reasons cited were on campus violence and more chances of intervention by the political parties. As opposed to this, may I present what was in India? India had already been confronting the situation there is not a very much difference. They are in the problems but instead of totally squashing the whole infrastructure of expression. They decided to make a committee, the lingua committee that constitutes of six members and it has the stakeholders from all the relevant sectors and that committee deliberated on the issue for a different amount of time and then they came up with the proposals. I believe the Green Party, in general, believes that these proposals are very relevant to our situation as well and when we need to consider if those proposals are not completely adopted. We believe that the problems started coming in there is issue when a money ended the election process and hence the political affiliations. Currently the elections of student unions representatives are as expensive process as the elections of certain constituents of Pakistan. The issue is where these members get this money from, apparently through the political affiliations. There are students unions that affiliate publicly themselves with certain political parties and in reward for that they get a different amount of money for their activities. This should be completely banned and we would like to adopt what the lingua committee said for the Indian student unions that the expenses for every post per candidate should not be more than rupees five thousand and an edited report of the expenses should be presented to the election office within two weeks of the completion of elections. This ladies and

gentlemen may I tell you is a very clear stance as opposed to what the Blue Party says "subject to law". We are presenting the laws here by the way. The other problem was that the undue influence on the student unions, on the students, the administrators and even the suppliers of goods and services to the universities. They started using brutal tactics to coerce the administration, the students and the people on campus are to think that they did not concern them. For example naming hostels in certain ways for example blocking roads and what they call gharao which is breaking into the office of the Chancellor or Principal and latterly forcing them. This should not be allowed and we have a proposal for it that police should be deployed on campus in case such a situation arises. Then in 1992 there was statement by the Supreme Court of Pakistan on Ist July which said that before entering University the candidates would be made to sign an affidavit which would say that if you indulge in politics the person will be expelled. We want it to be changed that if the person indulges in violence and public display a political affiliation then he should be expelled. We will not believe in killing the whole system because it is very affective system, it provides an outlet, it helps the students to understand the process of democracy and understand the weightage of the majority and compromise their own opinion with that of the majority. So we want the system to continue but we want to strict check on these issues, display of political affiliation which comes through finances and then it is violence through the student unions and we present law for that. Thank you very much.

**جناب محمد عصام رحمانی:** جناب سپیکر! کافی زیادہ لڑکے اس topicپربولنا چاہتے ہیں اس لیے ہم سے request کرتے ہیں کہ کچھ extra time دے دیں کیونکہ ہمارے پاس already دو گھنٹے موجود ہیں۔

**Mr. Speaker:** It depends upon the House. I have no objection.

**جناب محمد عصام رحمانی:** میرے خیال میں speakers بڑھا دیں۔

**جناب سپیکر:** چلو چار speakers کر لیتے ہیں۔ بہرحال repetition نہیں ہونی چاہیے۔ جی نشاط صاحب۔

**جناب ایس ایم نشاط الحسن کاظمی:** شکریہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں عمیر کو congratulate چاہوں گا اس نے بہت اچھے طریقے کے ساتھ اس پورے ایوان کے سامنے ایک پاکستان کی تاریخ اور پاکستان میں طلباء کی تنظیموں کی تاریخ کا overview دیا ہے ۔ میں اسی کو آگے لے کر چلوں گا اور میں تھوڑا سا add کروں گا ۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ پاکستان میں جو طلباء تنظیموں کی جو تاریخ ہے وہ 1956 سے شروع ہوتی ہے اور 1956 سے لے کر 1984 تک جب تک ضیاء الحق صاحب نے اس پر ban نہیں لگایا تھا تو تب کل under hundred لوگ rusticate ہوئے تھے اور 22 لوگ قتل ہوئے تھے on campus violence اور اس کے بعد سے لے کر آج تک ڈیڑھ سے زائد لوگ ہلاک ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ 951 لوگ rusticate کیے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جو ہم لوگ اس resolution کے اندر جو حکومت سے demand کر رہے ہیں، effective policy پر اس میں education بھی بہت concern

هوتی ہے کیونکہ همارے جو public sector میں institutions
هیں وہ admission کے وقت ایک affidavit پر لکھوا لیتے
هیں کہ if you are found in a political or student
activity you will be expelled from the institutions. هم
Law and Parliamentary اور Education Minister Sahib
Affairs Sahib کی رائے اس پر لینا چاهیں گے اور اس کے
علاوہ آپ کی رولنگ بھی لینا چاهیں گے کہ اگر اس پر
discussion هو تو یہ issue کس کمیٹی کے پاس جائے گا۔ میں
یہ بھی بتاتا چلوں کہ 29 مارچ 2008 کو Prime Minister
جمهوریہ پاکستان نے student union کی revival کا اعلان
کیا تھا اپنی پہلی inaugural خطاب میں ، نیشنل اسمبلی کے
اندر تو اس پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو سات وائس
چانسلرز پر مشتمل تھی ، سات پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کے
اور انہوں نے اپنی رپورٹ تشکیل کر کے HEC کے حوالے کر
دی ہے اب ہم یہ جاننا چاهیں گے کہ اس کے اندر کتنا
students جو کہ real stakeholders هیں ان کا کتنا input
لیا گیا ہے، ایک non governmental organization نے ایک
سروے کروایا جس کے تحت یہ پتا چلا کہ majority of the
students of Pakistan public sector universities across
the 23 public sector universities in Pakistan of the
opinion that 'yes' student should hold.

Yet it is the same time 55% students said that they will not allow any political affiliation.

یہ کیسی چیزیں ہیں۔ یہ کچھ ایسے موضوعات ہیں جن پر ہمیں بات کرنی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی بات کرنی ہے کہ کیا students union اگر allow ہو چکی ہیں تو کیا اس میں الیکشن indirect ہو گا، یا کیا direct ہو گا؟ کیا ہم اپنے Parliamentary Form of System کو promote کرنا چاہیں گے یا ہم باہر

سے Presidential Form of Government کو promote کرنا چاہیں گے۔ ہمیں اپنے ideology اور تشخص کا خیال کرنا ہے اور ہمیں اس پر آگے بڑھنا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اس پر ہمیں guideline ضرور دیجیے کہ اگر یہ معاملہ کسی Standing Committee کے پاس جائے تو کونسی Standing Committee اس مسئلے کے لئے debate کے لئے بہتر رہے گی۔ بہت شکریہ۔

**جناب سپیکر:** احمد جاوید صاحب۔

**جناب احمد جاوید:** شکریہ جناب سپیکر: پہلے تو مجھے بہت خوشی ہے کہ ہم نے Youth Parliament ہوتے ہوئے جو پہلا topic under discussion لائے ہیں وہ ہمارے youth کے مسائل سے related ہے۔ ایک ہم نے، جب ہماری نئی منتخب حکومت آئی، یوسف رضا گیلانی صاحب کی تو اس کے شروع کے action میں سے ایک تھا کہ انہوں نے Students Union کو Pakistan کے اندر revive کیا جو ایک بہت خوش آئند قدم تھا۔ اب ہم جب اس step سے آگے آ گئے ہیں تو ہمیں اس بات پر سوچنا ہے کہ ان Unions کو کس طرح regulate کرنا ہے اور کس طرح ان کو آگے لے کر چلنا ہے کہ یہ ایک sustainable process بنے۔ جیسا کہ میرے باقی دوستوں نے کہا کہ اس process کے اندر ہم نے دیکھا ہے کہ overtime بار بار رکاوٹیں آتی گئیں۔ کبھی ان کو ban کیا گیا۔ کبھی ان پر undue restriction لگائی گئیں، کبھی ان پر اس قسم کی restrictions لگائی گئیں جنہوں نے ان کو paralyze کر دیا if not ban کیا تو ہمارے لیے challenge یہ ہے کہ ہم ان کی ایک proper policy deviseکریں۔ ہماری Blue Party کا جو manifesto ہے اس میں law کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ہمارے law میں اس وقت کوئی direct policy نہیں ہے جو کہ Students Unionکے ساتھ جوڑ دے۔ برائے اپوزیشن ہمارا پہلا جو اقدام ہے کیونکہ جیسا کہ ہمارے Opposition Leader نے بھی اپنی پہلی ایک speech میں کہا کہ ہم solution میں believe کرتے ہیں تو ہمارا جو پہلا step ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح Political Parties Act ہے اسی طرح ایک Students Union Act کو introduceکرنا چاہیے اور اس Students Union Act کے under ہمیں ایک Code of Conduct frame کرنا چاہیے کہ کس حساب سے Students Union کو اپنا کام اور اپنے فرائض سر انجام دینے چاہیے۔

دوسرا جن Universities کے اندر یہ Political Organizations کام کر رہی ہیں ان Universities میں کچھ Umbrella Organizations بنانی چاہیں جس میں Students اور Faculty دونوں کی representation ہوں اور وہ ان Unions کو کچھ حد تک guide کریں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ انہیں کنٹرول کریں یا وہ ان کی activitiesکو suppress کریں لیکن ایک اٹھارہ سال کے لڑکے کو guidance کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ایک fact ہے اس لئے ہم لوگ believe کرتے ہیں کہ ہمیں کچھ guidance کے لئے ایک Umbrella Organization کی ضرورت ہو گی۔ جہاں تک بات ہے Political Parties affiliation کی یہ بہت important question ہے تو اس کے لئے بھی ہماری ایک suggestion ہے کہ Political Parties Act کو amend کیا جائے تاکہ Political Parties کی influence کو directly through lawاس influence کو limit کیا جائے اور curtail کیا جائے on Students Union.اور آخری بات جو میں کرنا چاہوں گا وہ campus violence کی ہے جو کہ ہم نے دیکھا ہے کہ Students Union کے ساتھ ایک associate کی جاتی attempt ہے کہ campus violence is the result of activities of Students Union ہم believe کرتے ہیں کہ it is the result of unchecked actions. اگر ہم اس کے اوپر ایک moderate قسم کا check لگا دیں۔ ایک Umbrella Organization بنائیں کچھ laws frame کریں جیسا کہ میں نے کہا کہ Political Parties Act کو amend کریں۔ Students Union Act کو develop کریں تو ان چیزوں سے ہم practically ان سارے issues کو counter کر سکتے ہیں۔ ہم اس پر حکومتی موقف کا انتظار کرتے ہیں کہ کس طرح وہ اس موضوع کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ شکریہ۔

**جناب سپیکر:** میرا خیال ہے اس subject پر بہت سارے دوستوں نے بولنا ہے۔ یہ subject ایسا ہے کہ اس پر بولنا بھی چاہیے تو let's continue with it آپ اپنی لسٹ بنا لیں۔ آپ اپنی لسٹ بنا لیں In the meanwhile I have Sher Afghan Sahib.

**Mr. Sher Afghan:** Thank you honourable Speaker. Students union

سے جو ban اٹھایا گیا ہے یہ ایک خوش آئند بات ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنے کی بھی ضرورت ہے کہ in the first phase ban کیوں لگا اور اس کے

دوران کیا activities ہوتی رہیں؟ Ban لگنے کی وجہ سے students union elect نہیں ہوئی لیکن جو Organizations تھیں جو Political Wings تھیں Certain Political Parties کی انہوں نے presence maintain کیں especially public sector universities میں جس کی وجہ سے بہت زیادہ violence بھی ہوا اور اب جب اس violence کو کافی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے میرے خیال میں ban اٹھانے کے بعد ہمیں all out جو ہے students union کو freedom نہیں دینا چاہیے operate کرنے کے لئے کچھ checks and balance ہونے چاہییں جس میں agree کرتا ہوں نشاط کی بات کے ساتھ کہ political affiliations نہیں ہونی چاہییں۔ Secondly میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو پچھلا Students Union Act تھا اس میں جو President ہوتا تھا Students Union کا اس کو syndicate میں ایک seat یا دو seats provide کی جاتی تھیں جس کے ساتھ یہ ہوتا تھا کہ اس کو power مل جاتی تھی کہ جو teachers کی appointments یا promotions ہیں اس میں بھی اس کی say ہوتی تھی اب یہ جو ہے ایک بہت ہی negative چیز ہے جس کی وجہ سے پھر یہ ہوتا ہے کہ جو teachers aliened ہوتے ہیں political parties کے ساتھ یا ان students union کی favour میں ہوتے ہیں وہ جو ہیں administrationکا حصہ بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ students کو اتنی زیادہ powers دینا وہ اچھا نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی public sector universities کے اندر یہ feel کیا جاتا ہے کہ جب elections ہوں گے تو public sector universities اگر political parties affiliation کے ساتھ یہ ہوا تو وہ battle grounds بن جائیں گے Rival Students Wing کے اندر، تو اس وجہ سے affiliation political میں یہ جو دوسرا private sector universities کے اندر بھی اس طرح کے جو students union elections ہیں وہ کروانے کے ensure کروانا چاہیے۔

(اس موقع پر محترمہ ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئی)

Thirdly, students union کی history میں ایسا ہوتا رہا ہے کہ جو Presidents رہے ہیں Unions کے وہ پانچ پانچ، چھ چھ سال جیتتے رہے ہیں اور کئی examples ایسی بھی ہیں جو ہمارے باپ دادا کی عمر کے ہو گئے ہیں اور ابھی تک students ہی ہیں، تو یہ جو ہے اس میں یہ ہے کہ ensure کرنا چاہیے کہ ایک سٹوڈنٹس ایک دفعہ ڈگری complete کرتا ہے دوبارہ اس یونیورسٹی میں enroll ہوتا

ہے تو اس کو allow نہیں کرنا چاہیے کہ stand کرے office کے لئے یا پھر ایک termہونی چاہیے کہ دو terms کے لئے، تین terms کے لئے اس سے زیادہ کے لئے وہ دوبارہ elect نہیں ہو سکتا۔ Thank you very much.

**Madam Deputy Speaker:** Any in the list for the people who wants to speak or anybody who wants to speak right now?

**Mr.Abdullah Khan Leghari:** Madam Speaker I would like to speak.

**Madam Deputy Speaker:** Mr.Abdullah Khan Leghari.

**Mr. Abdullah Khan Leghari**: Thank you Madam Speaker. Students Union پر میڈیم سپیکر ابھی بات ہو رہی ہے تو ہمیں اس چیز کا خیال رکھنا ہو گا کہ present government جب حکومت میں آئی اور یوسف رضا گیلانی صاحب نے اس چیز کا اعلان کیا کہ ہم جو students unionکو revive کریں گے اور اس چیز کو ہم بحال کرتے ہیں۔ ہمیں اس چیز میں جانا ہو گا کہ آخر کیا واقعی وہ اس طریقے سے ہوا اس کے بعد کی legislation process اسی طریقے سے چلی۔ آیا اس کے systematic rules of procedures decide ہوئے یا نہیں ہوئے، اس کے بارے میں جو خدشات تھے چاہے وہ اپوزیشن کے حوالے سے تھے چاہے وہ گورنمنٹ کے اندر سے، چاہے وہ سول سوسائٹی میں پائے جاتے تھے۔ کیا اس حوالے سے کوئی قدم اٹھایا گیا؟ ہم as a Green Party بڑے ایک systematic order میں یہ چیز ہم آگے promote کرنا چاہ رہے ہیں کہ جو laws ہیں آیا ان کے بارے میں ہمیں clarity سے کچھ بتایا جائے کہ systematic rules of procedures کس طریقے سے ہوں گے؟ Violence ہیں، political affiliations ہیں جو ہماری اس University میں ایجوکیشن کا نظام ہے وہ کس طرح اس سے affect ہوتا ہے؟ کیونکہ ہمارے ہاں situation یہ رہی ہے in the past کہ we have been using arms as our protection. ٹھیک ہے اور political parties نے just to get their support administrative or educative structure ہے اس کے اندر نہ صرف اپنا influence رکھا ہے بلکہ interfere کیا ہے، interventions کروائی ہیں اور پورے system کو جو کہ ایجوکیشن کا سسٹم ہے اس کو نہ صرف disintegrate کرنے میں کافی کردار ادا کیا ہے بلکہ اپنی ایک political value createکرنے کے لئے اپنی ایک political standing create کرنے کے لئے

سٹوڈنٹس کو استعمال کیا ہے۔ اب اس چکر میں ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہم نے کس طریقے سے اس political role کو اس political affiliation کو phase out کرنا ہے اور اس phase out process میں میں چاہوں گا کہ Blue Party کی طرف سے بھی ایک laws کے حوالے سے ایک substantiation ہمیں ملے کہ جس کے اندر ہم کیا propose کرنا چاہ رہے ہیں۔ کس حد تک ہم نے جانا ہے اس چیز کو آگے لے کر اور کس حد تک ہم نے schools کو allow کرنا ہے کیونکہ as a Green Partyہم سمجھتے ہیں کہ ہم promote کر دیں گے نہ صرف elections ہوں اس پورے process کے اندر as far as the Students Union are concerned بلکہ ان کو pro- active or constructive activities میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ جس طریقے سے ہم Youth Parliamentمیں آئے ہیں اور اس سارے process کا حصہ بنے ہیں اسی طرح وہ بھی اک electoral process کا حصہ بنیں اور آگے آئیں اور constructive role ادا کریں نہ کہ violence جو ہے اس کو فروغ دیا جائے اور اسلحے کی نمائش کو بےدریغ استعمال کیا جائے۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح نثار صاحب نے facts کو highlight کیا اور بتایا کہ کس طرح ہماری پولیٹکل پارٹیز نے چاہے وہ جمیعت کے حوالے سے تھا چاہے وہ کوئی بھی liberal party تھی چاہے کسی حوالے سے بھی انہوں نے استعمال کیا وہ غلط تھا اور نہ صرف غلط تھا بلکہ ان کے political influence نے ہمارے students ہماری societyکے اندر ایک ایسی روایات کو جنم دیا کہ جس نے ہمارے image کو نقصان پہنچایا اور image کے ساتھ ساتھ اس نے Martial Law Administrator کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ نہ صرف ان کی آواز کو دبائیں بلکہ اپنی مرضی سے وہ ان ساری Students Unions کو ban کرتے ہوئے students کو اس سارے process سے باہر نکال دیں۔

میں یہ چاہوں گا کہ ایک تو ہمارے ساتھ policy frame work government party کی طرف سے کہ وہ laws کے حوالے سے کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ ایک substantial پورا ہمیں frame work دیا جائے اور دوسرا اس بارے میں مزید بات کی جائے کہ کس حد تک ہم جانا چاہتے ہیں کہ ہم students کو ایک revival جو ہے اس Students Union کے حوالے سے دیا جائے۔ شکریہ۔

(ایک معزز رکن) محترمہ سپیکر صاحبہ میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہوں گا کہ جب حکومتی اراکین اور particularly جو government

کے Ministers for Education اور Law and Parliamentary Affairs اس پر respond کریں گے تو وہ kindly اس پورے ایوان کو مطلع کریں کہ جو سات رکنی Committee of Voice Chancellor کی report Ministry of Education کے پاس ہے اس میں کیا تجاویز مرتب کی گئی ہیں So that we can also work on that. Kind. Thank you very much.

**Madam Deputy Speaker:** Mr. Fawad Zia:

**مسٹر فواد ضیا:** میرا تعلق NWFP سے ہے۔ میں بس زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔ ہم لوگ اس کی بالکل مخالفت نہیں کرتے Students Union کی، بالکل ہم اس کے ساتھ ہیں لیکن some constraints کے ساتھ۔ میں ایک دو suggestions suppose کرنا چاہوں گا۔ میں چاہوں گا جو بھی کمیٹی اس کو حکومیت پارٹی میں consider کرے وہ ان suggestions کو بھی مد نظر رکھے۔ میری پہلی suggestion ہو گی کہ بے شک Students Union پر ban impose تھا لیکن اس کے باوجود وہ campuses میں prevail کرتی تھیں۔ ایک تو یہ ہے کہ PILDAT نے جو اس کا پیپر مرتب کیا ہے اس کے اندر جس طرح انڈین گورنمنٹ کمیٹی کی رپورٹ ہے وہ بہت مستند ہے اسی میں اضافہ کرتے ہوئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بھائی جو Students Unionکے offices ہیں hostels میں کیونکہ یہ hostels میں ایک ان کا باقاعدہ طور پر پارٹی آفس بن جاتا ہے۔ پھر اس کے اندر مطلب ہے اس بنیاد پر باہر سے بھی لوگ آ کر ٹھہرتے ہیں اور جو کیمپس کے لوگ نہین بھی ہوتے، جو یونیورسٹی میں enroll بھی نہیں ہوتے وہ بھی اس affiliation میں آ جاتے ہیں۔ ان کے جو پارٹی آفسز ہیں kindly ان کو جو یونیورسٹی کے ہاسٹلز ہیں ان میں نہ رکھا جائے کیونکہ ہاسٹل میں یا اگر ہاسٹل میں رکھتے ہیں پارٹی آفسز کو تو پھر اس چیز کو confirm کیا جائے کہ بھائی کوئی outsider کی ادھر presence نہ ہو کیوں کہ یہ practically چیز دیکھی گئی ہے۔

ایک تو یہ suggestion ہے۔ دوسری یہ suggestion ہے کہ بھائی اگر Students Union بنے گی تو obviously اس کا وہ manifesto مرتب کریں گیں۔ وہ manifesto جو ہے وہ kindly اپنے principal یا جو بھی سربراہ ہے ان سے discuss کیا جائے اور کوئی بھی initiative لیا جائے تو اس کے steps لینے سے پہلے جس طرح میرے بھائی نے بات کی کہ umbrella ہونا چاہیے تاکہ وہ اس کو جس طرح ہماری PILDAT میں Standing Committee ہے ہم بھی کوئی

resolution پیش کریں گے تو پہلے ادھر سے وہ اس کی کانٹ چھانٹ ہو جائے گی تو اسی طرح Students Union کی بھی، کوئی بھی وہ move کرنا چاہے کوئی بھی اس طرح کا، جو بھی ان کے اداروں کے سربراہان ہیں تو ان کے ذریعے سے وہ move کریں اگر وہ کوئی movement کرنا چاہیں۔ Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** I want to say something here anybody who wants to speak should seek permission first. And secondly Blue Party should immediately provide us with the list of the speakers. Mr. Prime Minister please.

**جناب وزیراعظم:** اچھا میں بھی کسی بھی بات کو یہاں پر clear نہیں کروں گا Students Union کے بارے میں کیونکہ یہ basically میں یہ Ministers کا اور پارٹی کا کام ہے کہ کس طرح non-political Students Union ہونی چاہیے لیکن ایک بات میں یہاں پر clarify کر دوں کہ ہم یہاں پر Government of Pakistanکو represent نہیں کرتے نہ ہی یہ ان کی policies کے لئے countable آپ ہماری policy پر critic کریں۔ آپ ہمارے اوپر تنقید کریں جو ہمارے policy issues ہوں گے ان میں contribute کریں لیکن ہم کسی صورت بھی Government of Pakistan کی policies کو countable نہیں ہیں۔ ہم اپنی policies بنائیں گے اور اس پر ہمیں آپ کی مدد چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

**میڈیم ڈپٹی سپیکر:** مسٹر شمس طور۔

**جناب شمس طور:** بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں کچھ روشنی ڈالنا چاہوں گا جو Students Union کی history prevail کرتی ہے پاکستان میں۔ میں کچھ references دینا چاہوں گا University of Engineering & Technology, Lahoreکے UE&T Lahore کے جہاں پر میں نے بھی انجینئرنگ کی تھی۔ کسی زمانے میں وہاں پر یہ جو Students Union تھیں بہت strong تھیں۔ MSF بھی تھی PSF بھی تھی اور بہت ساری جس طرح اسلامی جمیعت طلباءٔ اور اس قسم کی تنظیمیں وہاں پر تھیں۔ ہاسٹل سے ہاسٹل کے درمیان فائرنگ ہوا کرتی تھی۔ ہم لوگ جب کیمپس سے نکل کر ہاسٹل جایا کرتے تھے تو ہمیں سر بچا کر نکلنا پڑتا تھا۔ ہمیں کبھی پتا نہیں ہوتا تھا کہ کب فائرنگ شروع ہو جائے اور کہاں سے فائرنگ شروع ہو جائے؟ ہمارے اپنے ہاسٹلز میں کچھ کمرے مختص تھے جہاں پر صرف اسلحہ رکھا جاتا تھا۔ اگر آپ ان کمروں کے دروازے کھولیں تو آپ کو صرف گنز ہی گنز ملے گیں۔ ان

لوگوں کو ہم کوکڑی چور کہا کرتے تھے کہ جو ہمیشہ چادریں اوڑے رکھا کرتے تھے اور ان کی بغلوں میں گنیں ہوا کرتی تھیں۔ ہم انہیں کوکڑی چور کہا کرتے تھے جس طرح انہوں نے مرغی چھپا کر رکھی ہوئ ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بہت سارے لوگ جن کی پٹائی ہوئی، جن کی تانگیں توڑ دی گئیں جن کو گولیاں لگیں جو شہید ہو گئے، جو مر گئے۔ بے گناہ مارے گئے۔ اب ایسی situation میں کیا ہم ایسی Students Union چاہتے ہیں جو اس قسم کی political affiliation کے ساتھ آئیں اور ہمارے نظام تعلیم کو دوبارہ سے برباد کر کے رکھ دیں۔ اگر آپ اس زمانے میں UE&T کی ranking دیھکیں اور وہاں کا ایجوکیشن سسٹم دیکھیں وہ نہایت ہی برباد سسٹم تھا لیکن اس کے بعد جب Students Union ختم ہوئیں۔ وہاں پر نئے Vice Chancellor صاحب آئے انہوں نے اس سارے نظام کو abolish کیا اس کے بعد ایجوکیشن سسٹم میں اچھی خاصی reforms آئیں۔ لوگ جو ہیں وہ بہتری کی طرف جانا شروع ہوئے انہوں نے پڑھنا شروع کیا اور بہت سارے لوگ جو ہیں وہ اس political set up سے باہر آ کر بہت خوش تھے اور بہت peaceful environment تھا اوراس environment سے ہم نے کیا کچھ سیکھا اس کی history جو ہے وہ بہت مختلف ہے۔ میں قائداعظم کا ایک quote یہاں پر دینا چاہوں گا exactly مجھے یاد نہیں ہے لیکن آزادی کے بعد 1947میں جب قائداعظم Students Union سے لاہور میں خطاب کر رہے تھے تو انہوں نے یہ فرمایا کہ جس کا یہ مفہوم ہے کہ دیکھیے سٹوڈنٹس کا کردار جو ہے پاکستان کی تعمیر میں اور پاکستان کے بننے میں بہت مفید تھا اور بہت اہم تھا لیکن اب ہمیں اس violence سے باہر آ کر اس جدوجہد سے باہر آ کر ایک مختلف قسم کی جدوجہد کرنی چاہیے اور وہ جدوجہد ہے societal building کے لئے ہم ایسے norms ایسے values develop کریں society میں کہ جس سے ہماری قوم کی تعمیر ہو سکے نہ کہ اس کی بربادی ہو سکے۔

اب میں کچھ اپنے تجربات بیان کرنا چاہوں گا Students Union کے حوالے سے، کیونکہ میں نے دو Students Unions کو lead کیا foreign countries میں۔ پہلی مثال ہے Asian Institute of Technology کی Students Union کی جس کا میں President بھی رہا ہوں اور Voice President بھی رہا ہوں۔ ہماری Students Union جو تھی اس کا ایک مقصد تھا کہ جو کیمپس کی پوری community ہے اس کی welfare کے لئے کام جائے۔ اب یہ scope بہت بڑا ہے اور اس میں ایک restriction تھی کہ ہم کسی بھی political party کو اپنے اوپر

influence نہیں کرنے دیں گے۔ اب اس کو accountable کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ تھا کہ Students Union کی جو General Assembly تھی وہ ہمیشہ اس بات پر بحث کرتی تھی کہ ہم کسی بھی political party سے influence نہیں ہوں گے تو یہ بات سٹوڈنٹس کے اندر سے آیا کرتی تھی اور اس کے لئے ایک بات اور بھی ضروری تھی کہ جو budgetary control تھا جو یونیورسٹی ہمیں بجٹ دیا کرتی تھی وہ نہ صرف ہمارے رجسٹریشن فیس سے کٹتا تھا اس کا partly budget جو ہے وہ ہماری فیس سے آتا تھا اور partly اس کو یونیورسٹی فنڈ کرتی تھی۔ یونیورسٹی کے ساتھ ہماری ہمیشہ ہر مہینے meetings ہوا کرتی تھیں کہ جس میں جو University Presidentہے باقاعدہ خود پارٹی لیڈر سے جو Students Union کا لیڈر ہے جو President ہے اس سے ملا کرتے تھے اور پوری جو Student Union کی Executive Committee ہے اس سے ملتے تھے اور ensure کرتے تھے کہ Students Union کے problems کیا ہیں اور ان کو solve کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اب Students Unions violent ہوتی ہیں جب ان کے problems کو کوئی سننے والا نہ ہو۔ اب جب ان کے problems کو سننے کے لئے University کے Presidentیا Voice Chancellor ہیں وہ ready ہیں اور وہ تیار ہیں تو I am sure کہ Students Unions کو violent ہونے کی ضرورت نہیں ہے ان کو سڑکوں پر جا کر protest کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر amicably ان کے solutions سنے جا رہے ہیں اور ان کی proposals کو مانا جا رہا ہے تو I am sure کہ اس environmentمیں ہم ایسے کام کر سکتے ہیں کہ جس پر Students Unions کا primary roleجو ہے وہ societal building ہو اور well being of people ہو۔ Community کی well being کے لئے overall well being کے لئے کام کریں۔

میں ایک اور مثال آپ کو دینا چاہوں گا National University of Singaporeکی Students Union کی۔ ہمارا وہاں پر جو structure ہے Singapore میں، وہ یہ ہے کہ primary level سے primary education سے secondary education تک اور پھر (University) education تک students societies ہیں۔ وہاں پر students union political ہے ہی نہیں once again. وہاں پر جو stance ہے لوگوں کا آپ بچوں کو شروع سے تربیت دیتے ہیں کہ آپ societies میں آئیں آپ interact کریں تاکہ آپ کے peoples skills develop ہوں۔ آپ future میں جا کر صرف پڑھائی کی بات نہیں کر رہے ہوتے بلکہ آپ students

کو یہ تربیت دے رہے ہوتے ہیں کہ آپ skill develop کریں peoples indirect کریں ایک دوسرے سے تاکہ ہم ایک دوسرے سے سیکھ سکیں اور future میں جا کر اس کام کی تعمیر کے لئے کچھ بڑا کام کر سکیں۔ جب آپ students union کو students societiesکو clubs کو primary education سے secondary educationسے (University) education تک لے کر جاتے ہیں۔ پورا ایک سسٹم ہوتا ہے پورا ایک structure ہوتا ہے تو وہاں پر students union کا political ہونا کافی مشکل اور بعید از قیاس ہے۔

جو proposals ہیں پاکستان میں students unions کی میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پہلا جو ان کے اوپر چیک ہونا چاہیے وہ بجٹ کا چیک ہے کہ ان کے پاس پیسے کہاں سے آتے ہیں؟ اگر ان کو کوئی third party پیسے دے رہی ہے تو یقیناً ان کا out of the way جانا اور ان کا destruct ہونا ایک لازمی امر ہے۔ پہلے تو ان کے اوپر budgetary control ہونا چاہیے۔ دوسرا ہم یہ جاننا چاہیں گے اپنے students کو revive کرتے ہوئے کہ ان کا function کیا ہو گا۔ Students union primarilyکرنا کیا چاہتی ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے؟ ہمیں یہ پتا ہونا بہت ضروری ہے کہ students unions آیاعوام کی خدمت کرنا چاہتی ہیں۔ سٹوڈنٹس کے حقوق کا خیال کرنا چاہتی ہیں۔ Societal building کرنا چاہتی ہیں یا political parties کو support کرنا چاہتی ہیں یا ان کے لئے ووٹ مانگنا چاہتی ہیں۔ یہ دیکھنا ہو گا کہ students unionاصل میں کرنا کیا چاہتی ہیں۔

تیسرا ہم ان کو accountable کیسے کر سکتے ہیں؟ اس کے لئے universityمیں ایک structure ہو کہ جس میں ہر پندرہ دن میں یا تیس دن میں students unions کی کارکردگی کو ان کے نصب العین کو دوبارہ سے accountable کیا جائے ان کے جو executives ہیں ان کو accountable کیا جائے کہ وہ آ کر جواب لوگوں کے سامنے دیں آیا کہ وہ اپنے منقصد کو achieve کر رہی ہیں یا نہیں اور اگر achieve نہیں کر رہیں تو ان کو ان کی کیا سزا دی جانی چاہیے؟ اگر وہ achieve کر رہی ہیں تو اس کے لئے ان کو urge کیسے کیا جانا چاہیے؟ Encourage کیسے کیا جانا چاہیے؟ آخری issue جو میں mention کرنا چاہوں گا یہ جو students union کی activities ہیں ان کو ان کی co-curricular activities اور ان کو ہم سنگا پور میں ECE point, extra curricular activities point اور ان کے points کی base پر ان کو ہاسٹلز میں سیٹس دی

جاتی ہیں۔ اگر وہ extra curricular activities کریں گے جو ان کا اصلی role ہے societal buildingکریں گے جا کر باہر لوگوں سے چندہ اکٹھا کریں گے اور social set up میں یا social building میں contribute کریں گے تو ان کو ہاسٹلز میں رہنے کے لئے جگہ دی جائے گی اور یہ بہت ضروری ہے ان کی accountability کے لئے بھی۔ اور جہاں پر بہت ضروری ہے کہ اس پورے structure کو clubs میں societies کی forms میں ہمیں build up کرنا چاہیے اگر یہ ہمارے پاس یہ پورا structure نہیں ہو گا تو ان کا political ہونا بہت لازمی سا امر ہے۔ بہت شکریہ۔

(ایک معزز رکن) **جناب سپیکر:** میں ایک point of procedure raise کرنا چاہوں گا آپ کو inform کرنا چاہوں گا کہ پہلے party line should be given by the Minister اس کے بعد باقی لوگ speak کریں تاکہ party line clear ہو جائے اور باقی لوگ جو بولیں تو party line کے along بولیں۔ Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** I would like to say this again you should seek permission before you speak anything and secondly the Minister would probably conclude this session. We would give him the chance towards the end of the session. Rafiq Wasan. Sorry. I think you should be concluding the session. O.k. Allah Ditta Tahir.

**جناب اللہ دتہ طاہر:** محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں چند points پر opposition کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ سب سے پہلے انہوں نے ہی ہمیں یہ کہا کہ non-political جو ہے اس کو delete کر دیں اس پر مجھے یہ بتائیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں non-political کیوں نہیں؟ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جو آپ نے کہا کہ جی violence ہوتی ہے جو جو problems ہوتے ہیں آپ اگر وہ دیکھیں تو due to involvement of political parties ہوتے ہیں اور یہ نہیں ہوتا کہ اگر ایک آپ non-political بندے کو لے کر آئیں گے تو وہ سارے problems create کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے بار بار بات کی ہمارے laws پر، پہلی بات یہ ہے کہ lawسب کے لئے ایک ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے law کوئی بھنگی چرسی لوگ سڑکوں پر بیٹھ کر نہیں بناتے وہ ایوانوں ہی میں بنتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جہاں تک Code of Law کی بات ہے تو جو ان کو booklet دی گئی تھی وہ بجائے اس کے ساری رات اس بات کے منصوبے بناتے رہے کہ ہم جو ہیں ناں کہ Blue

Partyکے خلاف کیسے گرما گرم بیان دیں گے؟ اگروہ page No.14 پر بیٹھ کر Code of Laws پڑھ لیتے تو اس میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ جس میں کوئی ایسا problem ہوتا۔ اور جہاں تک بات ہوئی کہ Students Union کا office ہاسٹل میں نہیں ہونا چاہیے تو hostel is a part of University تو سٹوڈنٹس سارے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ جی وہ دس کلو میٹر یونیورسٹیاں شہر سے دور ہوتی ہیں وہاں بیٹھ کو وہ فیصلے کریں اگر رات کے بارہ بجے ایک سٹوڈنٹس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے تو اگر union کا office باہر ہے تو وہ وہاں سے کیسے آئے گا اور کیسے problems solve ہوں گے؟ وہ ہاسٹل ہی میں ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ شیر افگن صاحب نے کہا کہ سٹوڈنٹس یونین کو power نہیں دینی چاہیے۔ آپ دیکھیں کہ سٹوڈنٹس یونین کا جو صدر ہوتا ہے وہ Universityکے syndicate کے اجلاس میں بیٹھتا ہے تو جب تک آپ کو power نہیں دی جائے گی تو آپ اپنے مسائل کا حل کہاں سے ڈھونڈیں گے۔ جہاں تک بات ہوئی کہ students اور teachers کا attraction نہیں ہونا چاہیے تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ students اور teachers کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ Students اور teachers کا جب attraction نہیں ہو گا وہ اپنی بات کیسے منوا سکیں گے؟ دوسرا یہ ہے کہ umbrella organization کی جہاں تک بات ہوئی ہم اس کی سپورٹ کرتے ہیں اور اس کے علاوہ بات ہوئی کہ جی پالیسیز بنائی جائیں تو میں آپ کو حکومتی پارٹی میں ہوتے ہوئے یہ یقین دلواتا ہوں کہ آپ نے صرف یہی کہا کہ policiesبنائی جائیں اور ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ نہ صرف policies بنائی جائیں گی بلکہ policies implement بھی ہوں گیں۔ Thank you.

**میڈیم ڈپٹی سپیکر:** وقار احمد۔

**جناب وقار احمد:** اسلام علیکم۔ بہت شکریہ honourable speaker. مجھے سب سے پہلے یہ سوال پوچھنا ہے تاکہ Parliament کو clear ہو جائے کہ جو students unions ہیں ان کا مقصد کیا ہے؟ یہ جو ہمارے پاس PILDAT کا paperہے اس کے مطابق students union کا مقصد یہ ہے کہ وہ debates, declamation, contest, poetry sessions, music, concert of comparative case study کے اندر بڑھائیں۔ اب میں آپ کو یش کروں گا ایک spirit students کیوں کہ میں پنجاب یونیورسٹی کا سٹوڈنٹس ہوں اس لئے میں بتاتا ہوں کہ پنجاب

یونیورسٹی میں کیا حرج ہے؟ جس طرح میرے دوست شمس طور نے UET کا examples دیا تھا۔ اب میں آپ کو ایک مثال پنجاب یونیورسٹی کی بتاتا ہوں۔

**Madam Deputy Speaker:** Sorry to interrupt you Waqar but I would like to tell the opposition that we can suspend you for standing in the gallery.

**An honourable member:** Madam you address to me.

**Madam Deputy Speaker:** Please take your seat. People are standing in the gallery could be suspended during the session. You can continue now.

**جناب وقار احمد:** پنجاب یونیورسٹی میں جو ایک politicize students union ہے وہ نہ تو debates ہونے دیتی ہیں نہ declamation ہونے دیتی ہے۔ Unless وہ ان کا sanctioned debate نہ ہو۔ انہیں شاید یہ ڈر ہے کہ students union پر کوئی debate نہ ہو جائے ان کے خلاف کوئی بات نہ ہو جائے۔ نہ تو contests ہوتے ہیں سوائے جو ان سے sanctioned ہوئے ہوئے ہوں۔ Poetry session کو تو بھول جائیے concert music concert تو ایک کروایا تھا اس کو انہوں نے trash کر دیا۔ Comparative spirit کیسی ہے کہ وہ کسی سٹوڈنٹس کو جو opinionated ہے جو debater ہے اسے بولنے ہی نہیں دیتے اس ڈر سے کہ یہ ہمارے خلاف کوئی بات نہ کرے۔ ہمارے خلاف کوئی rebellion کھڑی نہ کر دے۔ یہ تو ایک politicize students union کا affect ہے۔ On me personally as a student as I am very traumatize by their presence in my university. Secondly ان کا کام ایک classic students union کام ہے کہ وہ students کی opinion کو ابھاریں اسے platform دیں لیکن ایک politicize students union اس کا exact opposite ہوتی ہے جس کا کام ہوتا ہے کہ وہ squash کرے students opinion کو ان کی جو domain ہے اس میں ان سے کوئی power share نہ کرے۔ ان کا exclusive monopoly ہو over students opinion in the university. تو یہ students union تو بہت noble concept ہے لیکن اسے جب ایک political party highjack کر لیتی ہے تو یہ ایک بہت mutated اور بہت خطرناک قسم کی entity جو بالکل اس کا opposite کام کرتی ہے۔ Destroy کر دیتی ہے students institutions تو violence بھی ہوتا ہے دیکھا ہے اور political

جب ایک آ جاتی ہے party میں اور ان کے جو powers ہوتے ہیں minions
یونیورسٹی میں انہیں promote کیا جاتا ہے اور وہ revenge attacks کرتے ہیں
opposing party جو کرتے ہیں victimize کرتے ہیں revenge tactics use
ہوتی ہے اور اتنی کشیدگی بڑھ جاتی ہے کیمپس میں کہ پڑھائی تو کسی کے دماغ میں
ہوتی نہیں ہے۔ اپنی جان بچانی ہوتی ہے۔ فکر کرنی ہوتی ہے کہ کس سے allegiance
show کریں تاکہ ہماری جان پر نہ بن جائے۔ میرا یہ خیال ہے کہ legislation تو
ہونی چاہیے۔ Students union تو dispense نہیں کر سکتے لیکن ہمیں (god) اپنا
اوپر رکھنا ہے کہ کوئی politicize students union نہ ہو۔ اس کے لئے
legislation ex. umbrella organization جو کچھ بھی propose ہو رہا ہے وہ
fool proof ہو کیونکہ The danger of a politicize students union fall out
students ہم چاہتے ہیں ways the danger of having no students union
union لیکن politicize students union ہم برداشت نہیں کر سکتے ایک
educational institute میں اور میں اپ کو ایک finally conclude کرنے کے
لئے بتاتا ہوں۔ اس case study کو complete کرنے کے لئے کہ جب سے
اس politicize students union کا زور University میں کم ہوا ہے۔ University
میں debating societies بن چکی ہیں اور freely functions کر رہی ہیں۔ Model
UN Society بن چکی ہے جو بہت سارے laurel جیت کے آئی ہے جس کے اندر
میرٹ والے سٹوڈنٹس ہیں ناں کہ وہ جن کو institute or organization نے
nominate کیا ہے تو with that I would conclude my speech. Thank you.

**Madam Deputy Speaker**: Hira Batool Rizvi.

**Madam Hira Batool Rizvi:** Asslam-o-Alaikum Miss Speaker. I would start of with the fact that the function and the reason why the students want to the students union to be promoted as that we want awareness in the youth basically that is the basic perspective behind the students unions. Now I would call this out here an attack all my parliamentarians back in the seventies, during the regime of Mr. Zulfiqar Ali Bhutto when he invited the elected office bearers as the students union from all over Pakistan for consultation before he traveled to India as a President of Pakistan to negotiate over the

prisoners of war and over certain issues. Now looking at this fact, we saw that Mr. Zulfiqar Ali Bhutto got a stringence report of the news of the country and that was the reason that he could work to collectively with this support and he knew that he was with the right people because the students are playing a really important role because as Mr. Jinnah said that they form the backbone of the country.

Now the University Grants Commission formed a report which stated in the clause 86 of it that we have no objection to student having an interest in politics. Indeed as an intelligent member of society they should be well informed. However we do not agree with the view that they should actively participate in the politics of the country. Now politics is a mature game and should be left to adult after they had entered life. Universities are essential places which prepared the students for future responsibilities as Doctors, Engineers, Lawyers, Teachers and Administrators. Whatever they form of the government and whichever party comes into power. These products of the Universities would be needed to run the country. To draggling into active politics at the cost of their studies is not in the interest of the students themselves or the larger interest of the country. This clearly states that the students union and this is report by the students grant commission and has been accepted all over Pakistan, so, if the resolution of the students union is accepted this would play very vital role and this would clearly state the students union involvement in politics is not accepted but the awareness in politics is accepted so I would just end up here. Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** We will have fifteen minutes break here and the session will commence at 12:15 please be here in time

(After the break the session was again started)

**میڈیم سپیکر:** آپ لوگوں سے میں نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ بولنے سے
پہلے permission لے لیجیے until and unless I permit you please do not speak. The list has completed. I think we should proceed.

**An honourable member**: Thank you honourble Miss Deputy Speaker.

بات ہو رہی تھی revival of students unions in Pakistan پر سب سے پہلے تو میں appreciate کروں گا PILDAT کے organizer کو جنہوں نے ایک بہت اچھے، ایک اہم موضوع پر یہ discussion paper جو ہے produced کیا ہے جو بہت کم ہی ہمارے ہاں پاکستان کے ادارے ہیں جو اس طرح کے civil societies کے issues کو آگے لے کر آئیں اور ان کو زیر بحث لائیں۔ یہ بہت critical issue ہے especially in the current for the democratic development of Pakistan. سٹوڈنٹس کا، Students Union کا دنیا بھر میں different countries میں Latin America ہوں South Africa ہو یا Asia ہو وہاں پر especially universities کی سطح پر سٹوڈنٹس کا بہت progressive, productive and civil society کا role رہا ہے۔ وہاں کی development of the countries کے حوالے سے۔ پاکستان میں چونکہ میں رات یہ پڑھ رہا تھا یہ discussion paper اس میں، میں کچھ چند suggestions دینا چاہوں گا۔ یہاں پر کافی دوستوں نے باتیں کی ہیں۔ میں especially students union کا civil society کے بطور civil society کے role کے حوالے سے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا کہ ان کو بھی اس discourse میں لیا جائے اور ان کو بھی اگر incorporate کیا جائے اگر مزید اس پر بات ہوتی ہے۔ اس discussion paper کے second or third of draft کی بھی تو۔

اچھا سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ تو freedom of expression ہے کہ سب کو یہ right ہونا چاہیے کہ وہ اپنی political association یا جس association میں جانا چاہیں یہ تو ایک freedom of expression ہونی چاہیے تو Students Union کا role نہایت اہم بنتا ہے۔ اچھا میں ان کے functions کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ

**Madam Deputy Speaker:** Sorry to interrupt you. Leader of the Opposition and the Cabinet members we would not allow

repetitive things to be talked over and over again. Please listen to your opponents carefully about it.

**Mr. Abdullah Zaidi:** Madam Speaker

میں کچھ repeat نہیں کروں گا۔

**میڈیم ڈپٹی سپیکر:** آپ نے permission seek کیا ہے؟

**Mr.Abdullah Zaidi** O.K. I seek permission now.

**Madam Deputy Speaker:** Actually he is talking at the moment let him complete what he has to say and then you can speak? Continue.

ایک معزز رکن: ہمارے ہاں پاکستان میں دیکھا یہ گیا ہے کہ جب بھی Students Union کا ذکر آتا ہے تو عموما ہمیں ان کی political affiliation and violence over all these things ہی ہمیں نظر آتی ہیں اور یہ کسی حد تک بہت سچی بھی بات ہے مگر میں چاہ رہاں ہوں کہ Students Union کا یہ بھی role ہونا چاہیے کہ ان میں زیادہ سے زیادہ وہ ایک civil society کا role play کریں جس طرح voluntarism یا یہ دیکھا گیا ہے پاکستان میں Students Union کا volunteer spirit بہت کم ہے voluntarismبالکل بھی نہیں ہوتا۔ Volunteer in terms of social welfare یاcultural welfare کیactivities ہیں تو وہ ان کو زیادہ سے زیادہ Students Union میں incorporate کرنا چاہیے اور سب سے زیادہ یونیورسٹی کیمپسس میں جو welfare کے کام ہیں ان کو بھی Students Unions اپنے agendas پر لائیں۔ جس طرح welfare کا کام، welfare of students, I mean جس طرح لائبریری می اگر کتابیں کم ہیں تو ان کے لئے ان کو آواز اٹھانی چاہیے نہ کہ وہ اپنی political slogans اور اپنے ڈبوں میں وہ جو ہے اپنے agendas پر کام کریں۔ سب سے اہم بات جو ہے وہ civic responsibilities ہیں وہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہماری Students Unions میں civic responsibilities بہت کم ہوتی ہیں وہ اپنے ہی بس agendas پر کام کر رہی وہتی ہیں اور progressive role ہونا چاہیے ان کا کہ educational standard universities کا especially یہ public sector universities میں جو political wings رہی ہیں، students wings رہی ہیں ان کا اس حوالے سے progressive

role بالکل بھی نہیں رہا کہ وہ educational institutional building کے حوالے سے کچھ کام کریں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ان چیزوں کو ہم زیادہ سے زیادہ highlight کریں کہ students unions ان پر زیادہ focus کریں کیونکہ اگر وہ ان چیزوں کو follow کریں گے تو تب ہی ہم ایک civil society اور بہتر good governance کی طرف ہم پاکستان کو لے کر جا سکتے ہیں۔ میرے ایک بھائی نے، دوست نے یہاں پر بات کی تھی کہ جو سات رکنی کمیٹی بنی ہے اس کا میں honestly to be very frank میں نے اس کا as such وہ document تو نہیں پڑھا مگر مجھے پتا ہے کہ انہوں نے بھی اس کو students unions کو promote کرنے کے لئے کہا ہے مگر وہ بھی اس طرح کے نہ کہ وہ violence کریں، مگر ان کا بھی یہی ہے کہ educational performance کو زیادہ سے زیادہ enhance کیا جائے۔ Capacity building students کی بڑھائی جائے تو اس طرح میں بھی اسی حوالے سے کہنا چاہوں گا ایک اور last میں suggestion میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر جو subject to law کی بات ہو رہی تھی کہ Students Unionکو law کے under run کرنا چاہیے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری جو Youth Ministries ہیں وہ Federal Youth Ministry بھی ہے اور ہمارے Provinces کی بھی Youth Ministries ہوتی ہیں تو مجھے یہ نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ مجھے پتا نہیں کہ Youth Ministries کا جو portfolio ہے ان کا کام کیا ہوتا ہے؟ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری جو Students Unions ہیں اگر ان کو state regulation کے under لایا جائے اور specially Youth Ministries and the Social Welfare Ministries کے regulation اور registration کے طریقہ کار سے مطلع کیا جائے اور وہ ان کو oversee کریں۔ وہ ان کو supervise کریں اور اس طرح کی ایک National Unit Youth Development کا کام کیا جائے اور وہ ایک پورے Province کے اور District سطح پر کام کرے تو یہ ایک مزید pragmatic اور practical approach ہو گی Youth Development کے issuesکو Youth Development priorities کو address کرنے کے لئے۔ میری یہی suggestions ہیں اگر document, چیزیں جب ہوں گیں یا اگر کوئی کرنا چاہ رہا ہے تو اس کو دوست document بھی کریں اور اس کو کسی different forum پر بھی ہم لے کر چلیں گے۔ Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** Muhammad Hamid Hussain YP09 FATA.

**جناب محمد حامد حسین:** میڈیم سپیکر شکریہ۔ یہاں پر سب سے پہلے میں بات کرنا چاہوں گا کہ جو Students Union ہے ان کو ہمارے trust کی ضرورت ہے۔ As a whole, as a society we should trust them. یہ میری پہلی بات تھی اس کے بعد میں کچھ suggestions دینا چاہ رہا ہوں۔ میں اپوزیشن کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ یہ تین چار، پانچ چھ suggestions ہیں اگروہ ان کو نوٹ کر لیں اگر ان پر ان کے کچھ points ہیں تو they are more well come. سب سے پہلے یہ ہے کہ ہمارے پاس جو university level پر students unions بنتی ہے تو ان کے پاس growth کے لئے ٹائم کم ہوتا ہے آپ کو پتا ہے کہ political growth کے لئے اور ایک political awareness gain کرنے کے لئے دو سال کچھ بھی نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میرے خیال سے primary level یا پھر college inter level تک وہاں سے political education یا political ایسے پروگرامز کرنے چاہییں۔ ان کو briefing workshops میں بلانا چاہیے primary level سے تاکہ پہلے جس چیز کا ان کو Masters level یا graduation level پر سامنا کرنا ہے ان کے backdrops کا ان کی ساری چیزوں کا ان کو پتا ہو at least at the matric level کہ ان کو ساری چیزوں کا پتا ہو کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے اس کے بعد ایک system of hierarchy ہونی چاہیے in the political parties. جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ different political parties ہیں ان میں الگ الگ سی پوسٹیں بنائی جاتی ہے۔ ان کی cabinet کے چوبیس چوبیس لوگ ہوتے ہیں۔ یہ ہوسٹل کا ناظم ہے۔ یہ ٹرانسپورٹ کا جنرل سیکرٹری ہے تو all over the Pakistan ایک system of hierarchy ہونی چاہیے کہ اس میں جتنے لوگ ہوں اگر comparison کرنا ہو different students union کا تو اس میں ہمیں آسانی ہو کہ وہاں پر جو جنرل سیکرٹری ہے اس کی کیا performance ہے اور جو دوسرے صوبے کا ہے وہاں کی situation کے مطابق اس کا کیا stance ہے۔ ٹھیک ہے۔ تاکہ ہم compare کر سکیں۔ یہ چیز بہت ضروری ہے کہ اس میں haphazard نہ ہو۔ اس کے بعد non-political ہماری پارٹی کا جو manifesto ہے اس کے مطابق اور میرے اپنے لحاظ سے کہ یہ non-political ہونی چاہیے۔ اس کے بعد جس یونیورسٹی اور جس institution میں جو students union ہے وہاں پر advising committee ہونی چاہیے جس طرح کہ پاکستان میں

National Security Council ہے اس type کی کہ وہاں پر جو professors ہیں وہ ان پر check رکھیں ان کے ساتھ coordinate کرے۔ اگر check سے زیادہ میں coordinate کا لفظ use کروں،میں repeat کر رہا ہوں check کی بجائے coordinate کا لفظ زیادہ موضوع ہے اس حوالے تاکہ جو professors ہیں ان کا تجربہ، مطلب ہے انہوں نے اس میدان میں کافی عرصہ گزارا ہوتا ہے۔ بیس پچیس سال گزارے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ ان سٹوڈنٹس کو guide کریں گے تو یہ لوگ غلط ہاتھوں میں نہیں جائیں گے اور انہیں کے ساتھ رہیں گے۔ اس کے بعد جو accountability ہے میں نے check کا word وہاں سے اسی لئے ہٹایا اور یہاں پر میں اس کو media کے ذریعے ان پر check رکھنا چاہ رہا ہوں کہ Students Unionکو جتنی زیادہ media projection ملے گی they will be accountable to the masses. Under ground politics یا under ground جو media projection ہے یہ آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں ابھی چھوٹی سی example ہے NWFP کی Provincial Assembly میں جو ہوا تھا۔ اے-این-پی کے منسٹرز نے کیا تھا اب پوری دنیا کو معلوم ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے اس طرح کے بے تحاشا واقعات ہو تے رہے ہیں لیکن کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔ ڈاکٹر دونیا سے کل ہماری بات ہوئی تھی کہ جو لال مسجد کا واقع ہے اگر اس سے پہلے ہوا ہوتا اور یہ media نہ ہوتا تو کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ یہ media ہے جس نے اس issue کو اتنا اٹھایا اور جنرل پرویز جیسے dictator کو ہلا کر رکھ دیا اور اس کو ایوان صدر سے رخصت ہونا پڑا۔

اس کے بعد syndicate کی میں اسی سے بات کروں گا کہ ایک جس طرح syndicate meeting کے minutes بنتے ہیں اس کی report ہوتی ہے اس میں students union کے حوالے سے بھی ایک واضح report ہونی چاہیے اس کا check ہونا چاہیے۔ Budgeting اگر آپ دیکھیں students union جو ہے اگر کسی غلط political wing کے ذریعے یا کسی sectarian organization کے حوالے سے use ہوتی ہے اگر ان کا mis-use ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کو budgeting provide کرتے ہیں اور ان کو cover دیتے ہیں۔ میں repeat کروں گا political students organization کو budgeting provides کرتے ہیں اور ان کو support کرتے ہیں for example اگر پولیس کا کوئی case ہے یا کوئی ایسا ویسا کسی سے جھگڑا ان کا ہوتا ہے یا ہوتے رہتے ہیں۔ تو یہ ہوتا ہے۔ اب یہ ذمہ داری

جو ہے education department اور جو institutions ہیں ان کو لینی چاہیے کہ ان کو ایک proper budgeting ہو۔ جس طرح کہ یونیورسٹی کے بجٹ میں، آپ کو ایک interesting بات بتائوں کہ میں قائداعظم یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں تقریبا 25000 thousands students ہیں اور ان میں 350 rupees per semester جو ہے وہ سٹوڈنٹس فنڈ ہے۔

کیا ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ ہم یہ پوچھ سکیں کہ twenty five thousand into 350 ایک خاصی رقم بن جاتی ہے یہ کہاں use ہوتی ہے؟ میں یہ کہتا ہوں کہ sports کے لئے الگ بجٹ ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ sports کے لئے یا welfare کے لئے، welfare کے لئے الگ budget ہوتا ہے۔ میں اس پر اپوزیشن کی رائے لینا چاہوں گا اوراپنے پارٹی ممبران کی بھی رائے لینا چاہوں گا کہ اس حوالے سے کیا کرنا ہے کہ جب بجٹ، بات تو تب ہوتی کہ اگر ہم institution budget collect ہی نہ کر رہےہوتے۔ المیہ یہ ہے کہ وہ collect بھی کر رہے ہیں اور وہ اس کو transfer نہیں کر رہے جہاں پر لگنا چاہیے۔ اس کے علاوہ آخری point ہے extra curricular activities اور جو welfare activities ہیں اس کی میں دو examples دینا چاہوں گا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے میرا تعلق ہے وہاں پر جتنی co curricular activities ہوتی ہیں پورے پاکستان میں نہیں بلکہ پورے ایشیا میں میری گارنٹی ہے کہ اس سے زیادہ co curricular activities کا جتنا مربوط نظام ہے وہ کسی اور institutions میں نہیں ہو گا۔

اس کے علاوہ اگر ہم یاد کریں 5th October, 2006 کشمیر اور سرحد کے بالائی حصوں میں جو زلزلہ آیا تھا اس میں National Volunteer Movement جو تھی اس میں سب سے زیادہ students متحرک تھے۔ ہمیں اس حوالے سے یہ کرنا چاہیے کہ ان کا جو use ہے وہ یہ ہونا چاہیے۔ Just آخری بات مجھے یاد آئی ہے۔ سٹوڈنٹس یونین کے حوالے سے بات ہو رہی پبلک سیکٹر یونیورسٹی، پرائیوٹ سیکٹر یونیورسٹی لیکن ابھی تک مدارس میں جو سٹوڈنٹس ہیں ان کے حوالے سے واضح لائحہ عمل آنا چاہیے کہ ان کی کیا affiliations ہیں؟ ان کو کس طرح اس مرکزی دھارے میں لا کر ان کو use کرنا چاہیے؟ Because اگر آپ دیکھیں آپ کے جو گلی محلے میں آپ کو گائیڈ کرنے والا ایک مولوی ہوتا ہے اگر اس کو آپ mainstream یعنی اس کو سٹوڈنٹس یونین میں نہیں لے کر آئیں گے تو یہ ان کے ساتھ زیادتی ہو گی

اور بلکہ خود اپنے ساتھ زیادتی ہو گی اور Students Union کے ساتھ as a whole زیادتی ہو گی۔ Thank you so much.

**Madam Deputy Speaker:** Thank you Hamid Sahib. Ch. Usman.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: چوہدری عثمان۔

**Ch. Usman Ahmad:** Thank you honorable Speaker. This issue has been very tricky through out the history of Pakistan.

ہم آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا ہمیں واقعی ہی طلبا یونیں کی ضرورت ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کون ساframework ہے جس کو ہم applyکر سکیں as a constraints on the activities of the student union تو بہت سے ممبران نے بہت facts and figures کے ساتھ اور historical events کے ساتھ کچھ نے proveکرنا چاہا کہ it is a very important part of the student academic and personality building and capacity building of students in Pakistanتو ہمیں میرا خیال ہے اب کافی بحث ہو چکی کسی ایسے قدم کی طرف جانا چاہیے جس سے ہم اس بحث کو کسی reality تک لا سکیں تو ہمیں کوئی ایک autonomous regulatory bodyبنانی چاہیے جو کہ student unions کے تمام affairsکو overseeکر سکے اور اگر کوئی بھی نئی student union is going to be created by any group of students in any universityتو وہ ایک applicationاس regulatory bodyکو دے اور اس کی financial and objective feasibilityدیکھی جائے کہ وہ کس حد تک student union eligible ہے یا نہیں وہ گروپ ایک student union بنانے کے لیے۔ Secondly اس کی ایک annual returnبنائی جائے جو for every student union is compulsory working in Pakistanجو اس کے funding sourcesکو disclose کرے اور اس کی activities, expendituresکو کسی external auditorسے vetکرا سکے تاکہ ہمیں یہ بھی پتا چلے کہ آیا وہ کون سی سیاسی جماعتیں ہیں جو کہ secretly or openlyان student unionsکو sponsorکر رہی ہیں تو میرا خیال ہے کہ policy procedures developکیے جائیں ان سے ان

کو compulsorily adhere کرایا جائے کہ وہ ان کو followکریں اور اس میں
constraintsرکھے جائیں - اس کی disqualificationرکھی جائے کہ ان
constraintsسے باہر نکل کر disqualifyہونے کے chancesہو سکتے ہیں- In
the end rather I would say thatہمارے پاکستان کی ایک بنی بنائی student
union forceہے اور اس کو ہمیں بچانا ہے in constructive mannerہمیں اسے
students rightsکے لیے utilizeکرنا ہے- ہمیں ان کو تمام extra
constitutional, non constitutional and non legitimate actions of the
government of the supreme authoritiesکے against بھی اس کو issue
کرنا ہے and not in a politicized mannerبلکہ as a voice of the youth,
as a voice of the nation. اس کو جب ماضی میں curbکیا گیا ہے ایک
dictatorاس میں involveرہا ہے اس کو curbکرنے میں ؛ اس پر
sanctionsلگانے میں ؛ اس پر banلگانے میں؛ وہ ضیا الحق صاحب ہوں یا پرویز
مشرف صاحب ہوں so thatکسی بھی extra constitutional or non
constitutional actکو challengeنہ کیا جا سکے on the streets through
force of the students.ہمارے گیلانی صاحب کی جو بات ہوئی ہے انہوں نے
اپنے opening addressمیں کہا کہ ہم student unionsکو بحال کرتے ہیں- یہ
ایک opening addressمحترمہ بےنظیر بھٹو صاحبہ نے بھی 1988میں دیا تھا
جس میں یہ چیز mentionکی گئی تھی اور پھر اس کے بعد ground realities
بھی ہمیں پتا ہیں کہ پارٹیاں کس طرح سے politicizeہوئیں so we need to be
very cautious hereکہ اس کو کیسے ایک constructive stepکے طور پر
پاکستان میں revive کر سکتے ہیں اور ہم کس طرح سے campusesکے تشدد
اور اس کے جو negative use of these kinds of forcesاس کے اوپر کیسے
constraintsلگائے جا سکتے ہیں- Thank you very much madam Speaker.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** صادان ناصر۔

**محمد صادان نا صر:** Thank you madam Speaker میں بہت مختصر بات کروں گا کیونکہ student unions پر بہت زیادہ بحث ہو چکی ہے اور اس پر ایک paper publish ہو چکا ہے جو کہ میرے خیال میں تمام اراکین پڑھ چکے ہیں۔ میں یہی عرض کروں گا کہ student unions کو non political ہی ہونا چاہیے اور ان کا aim بہت clear ہونا چاہیے اور ان کا aim ہونا چاہیے کہ یہ individuals کے اندر leadership abilities groom کریں اور volunteerism promote کریں۔ social issues میں youth کو sensitize کریں لیکن آپ youth کے اندر یہ چیز بھی دیکھیں گے کہ ان کے اندر ایک passion موجود ہے کہ وہ mainstream politics میں participate کریں۔ اگر ہم student unions کو non politicalبناتے ہیں تو میری تجویز یہ ہو گی کہ mainstream politics میں participation کی جو restriction ہے اس کو reduce کیا جائے۔ اس طرح سے ہمارے پاس دو separate channels آ جائیں گے اگر student unions تو non political ہیں اور اگر کوئی طالب علم political affiliation چاہتا ہے تو وہ جو normal process ہوتا ہے اس کو follow کرے MNA,MPA کے offices کے لیے وہ participateکرے تو میرے خیال سے age restriction کو کم کرنے سے بہت زیادہ فرق پڑے گا اور student unions سے mainstream politics separate ہو جائے گی۔ Thank you very much.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** راحیل نیازی ۔

**راحیل شیر خان نیازی:** شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا تعلق میانوالی سے ہے ۔ میرے خیال میں اس topicپر بہت بحث ہو چکی ہے۔ میں چند لمحوں میں اپنی بات پوری کرنا چاہوں گا۔ بدقسمتی سے student unions کا جو بنیادی مقصد ہے میرے خیال میں اس کی اصل روح کو ہم سمجھ ہی نہیں پا رہے۔ Student unions کا مقصد ہی یہ تھا کہ students کو train کیا جائے؛ democracy سکھائی جائے حزب اختلاف کی بات سننا اور اس کے بعد اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تو وہ کرنا سکھایا جائے۔ جو political affiliation ہے اس کی وجہ سے میرے خیال یہ جو process

ہے یہ damage ہو رہا ہے۔ میرا تعلق پنجاب یونیورسٹی سے ہے میں وہاں سے بی بی اے آنرز کر رہا ہوں اس کی مثال یہ ہے کہ جب عمران خان وہاں یونیورسٹی مین آئے تھے تو سب لوگوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا اخبارون اور ٹی وی میں یہ چیز آئی تھی۔ میرے خیال میں وہ کسی party affiliation کا ہی result تھا کہ وہ واقعہ وہاں پر پیش آیا تھا۔ میری ایک تجویز ہوگی کہ student unions کو ہم کس طرح کنٹرول میں لا سکتے ہیں۔ اس میں ایک یہ ہوگا کہ یونیورسٹی میں ایک data base بنایا جائے ۔ ایک ایسی data base ہو جس میں یونین کا جو ممبر آ رہا ہے لیڈر آ رہا ہے اس کا جو academic record ہے اس کی جو attendance ہے وہ چیک کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ وہ یونیورسٹی میں پڑھ بھی رہا ہے یا نہیں۔ میں نے اپنی یونیورسٹی میں دیکھا ہے کہ بعض پارٹیوں کے لیڈر ایسے بھی ہیں جو یونیورسٹی میں پڑھ ہی نہیں رہے اور وہ لیڈر بنے ہوئے ہیں اور student unions کو چلا رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں جو طلبا کی آواز ہے اس کو انہوں نے کیا بلند کرنا ہے۔

اس کے بعد جہاں تک ہوسٹل کی بات ہے میرے ایک بھائی نے کہا کہ ہوسٹلوں میں یونیوں کے دفاتر نہیں ہونے چاہیئں ۔ میرے خیال میں یہ دفاتر بالکل ہونے چاہیئں لیکن وہاں پر بھی ایک check and balance ہونا چاہیے۔ جس طرح ابھی میں نے کہا کہ یونیورسٹی میں ایک check and balance ہو تو ظاہر ہے کہ وہاں سے ہمارے یونین کے لوگ آئیں گے already ان پر ایک چیک ہو چکا ہوگا اور ہمارے سامنے ایک refined form آئے گی۔ اسی طرح ہوسٹل کی انتظامیہ ensure کرے کہ جو دفتر ہے اس میں وہ بندے بیٹھ رہے ہیں جن کو ہوسٹل کی سہولت دی گئی ہے یا وہ ہوسٹل میں enrolled ہیں یا نہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ کام ایسے لوگ کرتے ہیں جو ہوسٹل میں رہتے بھی نہیں اور پیچھے پولیس کے ڈنڈے ہوسٹل میں رہنے والوں کو کھانے پڑتے ہیں ۔ آخر میں میں یہی کہنا چاہوں گا طلبا یونینز کو طلبا کی welfare اور آواز کا علمبردار ہونا چاہیے نہ کہ جو وقت حال کے سیاستدان ہیں ان کی آواز کو بلند کریں اور جو student unions ہیں ان میں طالب علم ہوں نہ کہ طالبان ہوں۔ شکریہ۔

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** عثمان علی۔

**Mr. Usman Ali:** Thank you madam Deputy Speaker.

میں بحث یہاں سے شروع کروں گا ادھر سے شروع کروں گا کہ student unions کو allow کرنے کا مقصد کیا ہے میرے خیال میں اس سے ہم جمہوریت کو gross roots تک لے جا رہے ہیں۔ اگر جمہوریت ہمارے ہاں سو سال تک بھی interrupt نہ کی جائے پھر بھی یہ flourish نہیں ہوگی اور mature democracy نہیں بنے گی کیونکہ ہمارے ہاں gross roots پر جمہوریت نہیں ہے۔ یہ feudalism اور باپ دادا کی جو سیاست ہے student unions اس کو ختم کرنے کا ایک موئثر ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں اس بات پر سب متفق ہیں کہ student unions ہونی چاہیئں مگر ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ان پر پابندی کیوں لگی ہے اور کن points کو بنیاد بنا کر یہ پابندی ان پر لگائی گئی ہے۔ تو دو points تھے violence and political exploitation of the youth جن پر ہمارے نوجوانوں کا سیاسی استحصال کیا جا رہا تھا اب ہم نے ان دو issues کو address کرنا ہے اپنی قانون سازی کے ذریعے جو اصلاحات ہم لائیں گے ہم ان ہی دو issues پر focus کریں گے۔میرے خیال میں اگر ہم اصلاحات اس صورت میں لائیں کہ دو پارٹی سسٹم بنائیں اور ان کو ایک preformed manifesto دے دیں اور وہ اس طرح طے کیا گیا ہو کہ جس سے بندہ گزر کر ایک patriotic and enlightened Muslim leader بن سکے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس سے تو ہم limited freedom دے رہے ہیں مگر یہ پہلا phase ہے اور ایک realistic approach بھی ہے پھر ہم feedback کو assess کریں گے کہ ہمیں اس سے کیا feedback ملا ہےتو اس میں ہم accordingly amendments کر سکتے ہیں۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جو قرارداد ا اپوزیشن لیڈر نے forwardکی ہے اور اس میں ترمیم کروائی کہ nonpolitical کو اس سے کاٹنا چاہیے یہ تو ان کے اپنے منشور کے بھی against جاتا ہے اور majority of the House کی رائے کے بھی خلاف جاتا ہے تو I doubt that it will be in their own interest. Thank you.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** میر فہد اقبال۔

**میر فہد اقبال:** میڈم سپیکر۔ میں حامد صاحب کی suggestions پر اپنا view point دوں گا۔ انہوں نے کہا ہے student unions primary and secondary level سے شروع ہونی چاہیے reason being کہ جب وہ یونیورسٹی میں آتے ہیں تو ان کو اتنا وقت نہیں ملتا۔ میں ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب یونیورسٹی لیول میں ان کو اتنا وقت نہیں ملتا جہاں وہ دو تین سالوں میں اپنی main political party سے اتنی affiliation بڑھا لیتے ہیں تو اس لیول پر جب primary and secondary ان کی main growing stage ہے اگر وہ اس طرف جاتے ہیں جہاں وہ main political party سے interact کرنا شروع کر دیں تو I think this would not be in the benefit of the students.

Secondly, انہوں نے کہا ہے university professors and teachers should coordinate Madam, unfortunately ہماری بہت ساری government universities میں یہ ٹیچرز اور پروفیسرز خود ایک political wing کا part بن جاتے ہیں چونکہ سرکاری یونیورسٹیوں میں ان کو ایک فائدہ ہے کہ جہاں حکومت آئے گی ان کو اچھی ترقیاں ملیں گی گریڈ ۱۹سے ان کو گریڈ ۲۰ میں ترقی مل جائے گی۔ ان کو professorship ملے گی۔ ان کو یہ charm ہوتا ہے وہ خود student unions کو سپورٹ کرتے ہیں اور ایسے decisions جو ان کو نہیں لینے چاہیئں ان کو بھی وہ سپورٹ کرتے ہیں۔

My third point is media projection. یہ کہہ رہے ہیں کہ student unions کو میڈیا پروجیکٹ کرے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ میڈیا mainstream politics project کرتی ہے اس کے ساتھ student unions کو کبھی involve نہیں کرنا چاہیے۔ either you can have a separate channel, separate newspaper for it کوئی ایسی چیز ہو جہاں پر اس کو separate رکھا جائے ۔ جہاں وہ mainstream politics کے ساتھ involve ہوگی تو وہ اس میں اپنی affiliation بڑھائیں گے اور پھر ultimately result یہ ہوگا کہ یونیورسٹی میں ان کی ایک بچہ پارٹی بن جائے گی اور وہاں پر ان کو weapons دیے جائیں گے تو ایک بار پرچہ لے کر میڈیا ان کو help کر رہا ہے تو سیاسی جماعت کے لیے popularity بڑھے گی تو میرے خیال میں this would not be a good suggestion. Thank you very much.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** سعدیہ وقار النسا۔

**Saadia Wuqar Un-Nisa:** Thank you madam Speaker. Hearing everyone's views on both sides I think, it is a very fortunate moment to have heard almost alike remarks on the importance of student unions and their existence be made nonpolitical as much as possible and just continuing with my party's stance and of course which is on the party's agenda to promote student unions nonpolitically within the country. And as far as the points of venerable opposition member presented that they should not be highlighted on media, I have my reservations about that because what I believe is if student unions are not given right kind of projection on the positive front, I don't think that we would be able to promote statesmen parliamentarians as of the kind the Quaid-e-Azam spoke about once at the moment of inauguration of a university, when he said that I expect students to be playing their right towards the process of national growth and development constructively keeping themselves above party interests. And Quaid-e-Azam of course, is a very venerable statesperson to us all who are sitting here in this House today with a view to look after his personality, his decisions and understanding for holding students into a nonpolitical framework, they can be as active as they should be. Keeping in view that they are supposed to be some levels of accountability towards them, if there is no accountability on any single person who has entered the process of deciding for the specific group that they belong to, there is definitely going to be a lot of imbroglios and hassle about them.

About my opposition members feelings towards different associations, different groups that student unions are affiliated with they should definitely be representing the group of students of a

university altogether. Ever since my childhood I have been hearing and of course, I have myself been heading student unions in different institutions in my own university previously, I had come across very peaceful student unions who were totally nonpolitical got good media exposure, were writing into papers and got good national promotions too. One thing which was very important here that my own university and its management works towards the political parties keeping their individual interests away from those student unions and ultimately developing the kind of parliamentarians and statesmen that they wanted to bring forward. I think political parties should definitely, as a rule, I would request the Minister for Parliamentary Affairs draw his attention towards keeping these political parties away from any sort of student unions activities. They should be allowed to grow and develop their opinion about working as student unions representing a certain group of the students in fact, all the groups of the students in the universities working on the various issues like funding different students who are meritorious but can not afford to continue their studies due to several reasons and then promoting all those societies which are there for extra curriculum development and leadership abilities in the students, keeping themselves devoid of mandatory involvement into political parties and their activities. And in the end my dear parliamentarians, I just want to highlight the basis of student unions accountability, 'bari' or whatever you can name it, should definitely be composed of a group that is not representing the student union itself in the end. What I have seen is the university that I have graduated from there were many a time became occasions when there final exams going on and those unions cancelled those exams only on behalf of those non meritorious students who never work through out the year towards their educational goals and their achievements and

spoiled one constructive year of those students who had been working very hard toward getting into the professional stream and definitely delayed them from their national objective and growth and development.

One last thing that I would like to bring in the end is all undignified activities on behalf of student unions, what I see most of the student unions in universities are not student unions in reality because their groups are totally political like medressah question that was brought up by one of my fellow government invitee was definitely reasonable that medressahs should be in fact arrogated as one of the very important area where of course there should be unions I admit but without any proper political environment and this has become an issue of international attention and I think, we have to definitely close upon the question of Islamic militancy coming out of those medressahs trained students. Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** Thank you very much. Please try to be brief and concise and do not repeat whatever others havwe said because we have a long list here and we are running out of time.

**ایک معزز ممبر:** میڈم سپیکر۔ میں سب سے پہلے اپوزیشن ممبر میر فہد اقبال کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تجاویز سنیں اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے سب تجاویز پر object نہیں کیا صرف تین پر کیا۔ پرائمری سکول اور کالج سطح پر میں ان کو political briefings کی بات کر رہا تھا ۔ میں ان کی political education کی بات کر رہا تھا ۔

**Madam Deputy Speaker:** This is no point of order. He has already spoke about it, point of order should be on new things. Mr. Zahid Ullah Wazir.

**Mr. Zahid Ullah Wazir:** Thank you madam Speaker. I would like to comment that why should be there student unions? We know that there is democracy in India, Canada and United Kingdom and there happens to be students over there as student unions help in socialization of the students. So, it is one of the factors fact that there are successful and established democracies there. As we know that the students are the leader of the nation and they have to become the leader of the nations and they have to run ultimately the affairs of the state, so if they are socialized in democracy, they can play very important role in the affairs of the state. If not, they would start every thing from the scratch and if a thing starts from the scratch, therefore get bungled.

I would also like to state that student unions provide conducive environment for socialization and for mental growth and they would become politically mature. And sir, I would like to say that while as happens to be in human nature, we can't extract it from human nature and we know from a very authentic source from the holy Bible and also from holy Quran that the sons of Adam Habeel and Kabeel were brothers and Kabeel killed Habeel. So, it is very much in our nature, we can't avoid it but necessary steps should be taken so that violence can be stopped and can be avoided. Violence is not liked by any one but that is at the split of a moment so that is not possible and we can avoid that violence. I would also like to say that I remained head one of the associations of communities in my university and I was quite open to all other associations from other communities and we had a very viable mechanism of resolving disputes. We had a committee and if there were minor skirmishes or brawl or squabble, we were to refer to that committee and that committee had to decide it within one

or two days. So, after that there was no incident of violence in university. So, I would like to say that there should be student unions and students have to be come leaders of nation and they have to run the affairs of the state and they can play a very effective role after becoming socialized in the student unions. Thank you madam.

**Madam Deputy Speaker:** Thank you. Raja Sherjeel Soomro.

**راجہ شرجیل حسن سومرو:** السلام علیکم محترمہ سپیکر صاحبہ ۔ میں اپنے اپوزیشن کے دوست جس نے کہا ہے کہ طلبا کی پرائمری اور سیکنڈری لیول پر political affiliation نہیں ہونی چاہیے کو یہ کہنا چاہوں گا ہم خود کہتے ہیں کہ ان کی political affiliation کون چاہتا ہے ۔ ہم انہیں یہ نہیں سکھانا چاہتے کہ وہ بچپن میں ہی احتجاج کرنا اور دھرنا لگانا سیکھیں یا بائیکاٹ کرنا سیکھیں ۔ آپ انہیں leadership skills سکھائیں ان کے subject میں یہ بات شامل کریں جیسے انہیں دوسرے مضامین پڑھائے جاتے ہیں آپ انہیں یہ بھی پڑھائیں کہ leadership skills کیا ہوتے ہیں۔ Management کیا ہوتی ہے کیونکہ ہر بندے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جب میں یونیورسٹی میں جاوں تو لیڈر بنوں اور جب آپ اسے بچپن سے ہی positive things سکھائیں گے کہ تنظیم سازی کیا ہوتی ہے اور student unions کا جو مثبت کام ہے وہ کیا ہوتا ہے تو جب وہ یونیورسٹی میں پہنچے گا تو خود بخود اس کی سوچ مثبت ہوگی۔

اس کے بعد اس میں جتنی political parties کی اس میں involvement ہے اتنی ہی اس مین university administration بھی involve ہوتی ہے کیونکہ ایک دوست نے کہا ایک دفعہ جو بندہ پاس کر جاتا ہے پھر بار بار وہ داخلہ لے کر بوڑھا ہو جاتا ہے وہیں پر ہی کامریڈ بن کر بیٹھا ہوتا ہے۔ اسے یونیورسٹی بار بار داخلہ کیوں دیتی ہے۔ یونیورسٹی کو اسے داخلہ نہیں دینا چاہیے اور جو outsiders یونیورسٹی میں آتے ہیں ان کو یونیورسٹی allow نہ کرے۔ اکیونکہ زیادہ تر گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں میں political affiliation ہوتی ہے ایسا پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں کم ہوتا ہے وہاں پر طلبا یونینز debates کرتی ہیں پرگرامز کراتی

ہیں اور جو بھی اچھی چیزیں وہ کراتی ہیں۔ اس یونیورسٹی انتظامیہ کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے لیے کام کیا جائے۔

اس کے علاوہ میں یہ تجویز دینا چاہوں گا کہ PILDAT جو Youth Parliament یا Youth development کے لیے کام کر رہی ہے اس کو چاہیے کہ اپنے فورم کو وسیع کرتے ہوئے پاکستان کی بڑی یونیورسٹیوں سے شروع کرے وہاں پر یہ یوتھ فورم بنا سکتے ہیں - Skill develop کرنے کے لیے یہ کام کر سکتے ہیں۔

Thank you.

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** معین اختر۔

**جناب محمد معین اختر:** السلام علیکم۔ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں نے قائداعظم یورسٹی سے ماسٹر کیا ہوا ہے تو میں وہاں کا تھوڑا سا scenario بیان کرنا چاہوں گا۔ 1980s تک وہاں دو student unions تھیں ایک قائدین طلبا فیڈریشن اور دوسری اسلامی جمیعت طلبا لیکن جب ضیا الحق نے طلبا یونین پر پابندی لگائی تو وہاں پو طلبا یونین ethnic basis پر convert ہوگئیں۔ پنجاب والوں نے پنجابی کونسل بنا لی ۔سندھ والوں نے مہران کونسل بنا لی ۔ صوبہ سرحد والوں نے پشتو کونسل بنا لی۔ بلوچوں نے بلوچ کونسل بنا لی۔ گلگتی الگ ہوگئے۔ آزاد کشمیر والے الگ ہوگئے اور پنجاب سے بھی دو حصے بن گئے سرائیکی الگ ہوگئے تو وہاں پر ایک بہت strong violence start ہوگئی اور 2003 میں ایک پنجابی اور پشتون conflict میں ایک پشتون طالب علم کی ہلاکت ہوگئی اور اس دور میں دس سے زیادہ طلبا کو expel کر دیا گیا تو جس طرح میرے دوست وقار اور عثمان صاحب نے بات کی ہے کہ ایک foolproof system ہونا چاہیے - ایک regulatory body ہونی چاہیے جو check and balance رکھے۔ اس کی کوئی political affiliation نہیں ہونی چاہیے اور ایک strong check and balance system ہونا چاہیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ فاٹا سے میرے دوست حماد صاحب نے بات کی تھی کہ media projection دی جانی چاہیے۔ انہوں نے لال مسجد کی مثال دی۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ لال مسجد کو جتنی projection ملی اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کے بعدہمارے معاشرے نے عدم برداشت کرنا چھوڑ دیا۔ وہ تشدد کی راہ پر چلنا شروع ہوگیا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ suicide bombing کتنی ہوئی اور پاکستان کے تمام

علاقوں میں ہونی شروع ہوگئی۔ پنجاب جو ایک محفوظ علاقہ تصور کیا جاتا تھا وہاں پر خودکش حملے شروع ہوگئے اور پھر کراچی اور سندھ کے دوسرے علاقوں میں ڈاکوؤں کو زندہ جلایا گیا۔ تو یہ کیا چیز ہے؟ ہم میڈیا کو involve تو کر رہے ہیں لیکن کے اس after effects کو بھی سامنے رکھیں کہ جب ہم ایک student union کو جب ہم media projection دیں گے تو اس سے کیا ہوگا۔

اس کے بہت زیادہ after effects سامنے آئیں گےتو میں پورے ایوان سے درخواست کروں گا کہ میڈیا کی involvement کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ اس کی بجائے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ یونیورسٹی کا جو مجلہ ہوتا ہے اس میں student unions کی activities publishکر لی جائیں لیکن اس کو قومی سطح پر اخبارات یا ٹی وی میڈیا میں نہیں لانا چاہیے۔ .Thank you very much

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** رحیم بخش صاحب۔

**جناب رحیم بخش کھیتران:** شکریہ میڈم سپیکر۔ ہم اب بھی اس سوسائٹی میں رہ رہے ہیں جہاں الحمد للہ آج بھی استاد کی عزت ہے۔مجھے اپوزیشن کے اپنے دوست کے خیالات پر بڑی حیرت بھی ہوئی اور بڑا افسوس ہوا جنہوں نے کہا کہ اکثر جو ٹیچر ز یا پروفیسرز ہیں وہ اپنی ترقی کے لیے پارٹیوں کا حصہ بنتے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا اور اگر آپ پورے ایوان سے پوچھ لیں تو ان کے یہ خیالات نہیں ہوں گے کہ وہ اپنے استادوں کے بارے میں یہ سوچتے ہیں۔ یہ انہی پروفیسروں سے پڑھ کر آئے ہیں جنہوں نے آج ان کو بولنا سکھایا ہے تو میرے خیال میں ان کے سدل میں احترام ہونا چاہیے۔

جہاں تک طلبا یونینز کی بات ہے تو اگر آپ ان کو سیاسی بنائیں گے تو کیا ہوگاکہ سب سے پہلے تو جو political wings ہیں ان میں آپس مین برداشت ہی نہیں ہے یہ بنتے ہی تب ہیں جب ان میں ایک دوسرے کی negation ہوتی ہے اور جب بھی کوئی سیاسی مسئلہ ہوتا ہے تو یہ ان کے کرائے کے قاتل ہوتے ہیں جو street fighter بنتے ہیں اور توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیشہ ان کو misuse کیا جاتا رہا ہے ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری سیاسی پارٹیاں نہ ہوں اور نہ ہی ethnic basis پر ہوں جس طرح میرے دوست معین نے بتایا ہے کہ ہم ایک سوسائٹی ہیں۔ ہم بحیثیت

ایک پاکستانی رہ سکتے ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ ہم بلوچ رہیں پنجابی رہیں پٹھان یا سندھی رہیں۔

میری تجاویز ہیں کہ کسی دور میں ہمارے boy scouts and gulf scoutsہوتے تھے تو سکول کی سطح پر ان کی revival کی جائے اور ان کی اس طرح گروپنگ کی جائے ۔ اگر PILDAT اس حوالے سے کام کر سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ ہمارا جو نصاب ہے اس میں اس طرح اضافہ کرنا چاہیے کہ بچوں کی شروع ہی سے ان کی تربیت ہو اور یونیورسٹی اور کالج کی سطح پر جس طرح 2005 کے بعد National Volunteer Movement شروع ہوئی ہے اگر اس طرح ہم طلبا کو اکٹھا کرتے ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہوگا جب ہم ان کو nonpolitical basis پر لے آئیں گے جب ایک دوسرے کو برداشت کریں گےآپس میں بیٹھیں گے جس طرح آٹھ اکتوبر کو زلزلہ آیا تھا اور اس میں بہت سے طلبا نے کام کیا تھا اگر ان کو ایک پلیٹ فارم دیں گے تو میرے خیال میں زیادہ اچھے طریقے سے کام کر سکیں گے۔ Thank you.

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** عبداللہ زیدی۔

**Mr. Muhammad Abdullah Zaidi:** On behalf of my party, I would like to invite the Leader of Opposition to speak first then I will conclude the debate.

**ایک معزز رکن:** یہ پہلے بول چکا ہے اس کو دوبارہ بولنے کی اجازت نہ دی جائے۔

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** There is no point of order. I think, this is not genuine reason to stop some one کیونکہ بہت سارے لوگ پہلے بات کر چکے ہیں لیکن ہم یہاں پر arguments کرنا چاہ رہے ہیں۔ it is a healthy environment. Mr. Prime Minister, probably ہم یہ session continue کریں گے۔

**محمد اعصام رحمانی:** انہوں نے اپنا chance ہمیں دے دیا ہے he respects me, so he wants me to talk first and I appreciate that اور جب بھی conclusion ہوگا ہمارے conclusion marks will be given by Abdullah Zaidi Sahib.

**An Honorable Member:** Madam Speaker, many members have as of yet not spoken تو ان کو بولنے کا موقع دینا چاہیے۔

**Madam Deputy Speaker:** This is no point of order. I think Rahmani Sahib would get a chance to speak. Actually there is a resolution to be passed. We even need time for that. So, probably the session would be continued tomorrow as well.

**محمد اعصام رحمانی:** یہ exactly وہی بات ہے ہمارے ہاں قومی اسمبلی کی وہی فرسودہ روایتیں یہاں پر continue کر رہی ہیں جس کی وجہ سے آپ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ شاید اپوزیشن لیڈر جو بولے گا تو وہ conclude کر رہا ہوگا یا اگر وزیر اعظم نہیں بولے گا پوری conversation تو میرے خیال میں ہم لوگ وہی قومی اسمبلی کی روایتیں follow کر رہے ہیں حالانکہ میں چاہتا تھا کہ ہمارے وزیر اعظم اس موضوع پر سب سے پہلے بات کرتے would have made the talk more interesting جب ہم طلبا یونینز کے بارے میں بات کرتے ہیں تو تعلیم کے متعلق بات کرتے ہیں کیونکہ طلبا وہاں پر ہوتے ہیں جہاں پر تعلیم ہوتی ہے۔ جب آپ تعلیم کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ہمارے ہاں تعلیم کا ایک سسٹم نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اسلامک سسٹمز ہیں۔ ہمارے پاس دوسرے education systems ہیں۔ اب student unionsکے بارے میں ہماری blue party بہت strongly believeکرتی ہے that the students unions should be allowed subject to law. I am reading this exactly in میرے ہاتھ میں ہے document آپ کا یہout of your document. the same sense آپ لوگ جب اس بات پر agree کرتے ہیں تو آپ faith based educationپر آپ opposeکرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ you consider that the religious education and private affairs should not be supported by the

تو جب آپ کے پاسBlue Party. اس student unions میں education system کر رہے ہیں تو میرے خیال اسلامک سسٹم میں آپ کے پاس support کیeducation آتی ہیں تو آپ ان کو terrorist کہتے ہیں آپ ان کو supportنہیں student unions کرتے۔ آپ کو exactlyاسی sense میں ان لوگوں کو بھی equally supportکرنا چاہیے ۔ Before I sit down the last remark that I would like to make is that I congratulate my members. They have done a very good job sitting in the opposition. I would like that اگر یہ لوگ اپنی صفیں تھوڑی سی درست کر لیں کیونکہ پارٹی میں تھوڑی سی ambiguity ہے کوئی بندہ کچھ کہتا ہے تو کوئی بندہ ان ہی کی پارٹی میں opposeکر رہا ہے تو it is making a little difficult for opposition to understand them. Thank you Madam Speaker.

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** افسانہ افسر۔

**Ms. Afsana Afsar**: Thank you Madam Speaker. Unfortunately, Pakistan میں student unions کی کچھ بہت ہی عجیب سی صورت حال رہی ہے اور اس کی ایک بہت بڑی وجہpolitical influences and political affiliations رہی ہیں۔ دو دن پہلے اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی میں دو گروپوں میں تصادم ہوا اور اس کے نتیجے کے طور پر یونیورسٹی پورا دن بند رہی۔ اب یونیورسٹی سے political affiliations کو resolve کرنا میرے خیال میں اس کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ کا موازنہ کرنا پڑے گا اور اس dos and don'ts کے طور پر suggestion اس کی کا قیام کرنا پڑے گا تاکہ secret committee کے لیے implementationکی students union an effective institution بن سکے learning process کو آگے لے جانے کے لیےThank you Madam Speaker.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** شیر افگن۔

**جناب شیر افگن ملک:** Thank you Madam Speaker ۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس ایوان کو پہلے یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ یہ جو educational institutes

ہیں ان کا کام کیا ہے لیڈر پیدا کرنا ہے یا جو students educate کرنے ہیں ان کا particular field کیا ہے پہلے آپ اس کا فیصلہ کر لیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں Blue Party سے ایک رکن بات کی ہے کہ freedom of expression کے لیے ban lift کرکے political affiliations allow کرنی چاہیئں اور freedom of expression ہونی چاہیے ۔ آپ کس freedom of expression کی بات کرتے ہیں کہ یونیورسٹی کے اندر الیکشن ہو رہے ہیں اور دونوں پارٹیاں ہوائی فائرنگ کر رہی ہیں۔

اس سے آگے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر earth quake کی بہت بات ہوئی۔ Earth quake کے اندر آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے یہ MSF PSF یہ ساری student wings کدھر تھیں وہاں یہ سارے سپورٹ گروپ national student foundation, national liberty movement یہ جو nonpolitically affiliated student organizations تھیں انہوں نے کام کیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ضروری نہیں ہے کہ student unions اگر positive کریں تو ان کے ساتھ party affiliation ہو۔

تیسری بات یہاں میڈیا کی ہوئی۔ میڈیا کے بارے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ عمران کا جو incident تھا اس کی اتنی high period کے لیے کہ جی عمران خان صاحب کے ساتھ جو ہوا pictures آئیں video footageآئی ٹیچرز کی بھی بات ہوئی۔ Personally میں دو university teachers identify کر سکتا ہوں کر سکتا ہوں جو اس جگہ پر موجود تھے انہوں نے کیوں نہیں روکا ان طلبا کو جو اس student organization کے ساتھ affiliated تھے۔ ان طلبا کے خلاف اگر کوئی ایکشن لیا گیا تو میڈیا کیوں highlight نہیں کیا گیا۔ اس چیز کو بھی highlight کرنا چاہیے تھا تاکہ ایسے ایکشن آئندہ repeat نہ ہوں۔

اس کے بعد جب political affiliation ہوتی ہیں student unions کے ساتھ تو ان کے پاس اتنا پیسہ آتا ہے پھر وہ جو accountable ہوتے ہیں وہ ان پارٹیوں کے ساتھ ہوتے ہیں ۔ ان party leaders کو وہ accountable ہوتے ہیں۔ اگر یہ پیسہ یونیورسٹی سے student fund سے لیں گے تو پھر یہ accountable to the university ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ اس وجہ سے بھی political affiliations allow نہیں کرنی چاہیئں ۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہوسٹلز کے اندر جو student organizations ہیں ان کے علاوہ illegal residents ہوتے ہیں جب بھی کوئی احتجاج ہوتا ہے یا کو ئی bus burning ہوتی ہے وہ ان کو وہاں لے جاتے ہیں اور اخبار میں اور پورے میڈیا میں یہ ہوتا ہے کہ فلاں یونیورسٹی کے طلبا نے مظاہرہ کیا اور یہ ہوگیا اور وہ ہوگیا۔ شیر نیازی صاحب نے صحیح بات کی ہے کہ پولیس کے ڈنڈے طلبا کو کھانے پڑتے ہیں اور classes of regular students are disrupted.

اگر ہم نے positive leadership یونیورسٹی کے اندر یا طلبا کے اندر inculcateکرنی ہے تو اس کے لیے ضروری نہیں کہ political affiliationہو ۔ یہاں احمد صاحب بیٹھے ہیں دو دفعہ ان کی LUMS کی ٹیم World Harvard Model United Nations جیت کر آئی ہے ۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے ۔ یہ کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ affiliated نہیں ہے ۔ میں ہوں ؛ بقا ہیں ہم لوگ European Model United Nations سے پاکستان کا نام روشن کر کے آئے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم politically affiliated ہوں تو ضروری ہے۔ Thank you very much.

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** وقار نیر۔

جناب وقار نیر: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میں یہ تجویز کرنا چاہوں گا کہ ہمارے وزیر صاحب کو موقع ملنا چاہیے کیونکہ اگر شروع میں وہ party line clear کر دیتے تو یہ discussion focused رہتی اور ہمارے ہاں ambiguity نہ ہوتی بلکہ اپوزیشن کو بھی پتا ہوتا کہ ہم کیا exact discussion کر رہے ہیں۔

دوسری ایک اہم بات جس کو ہم ignore کرتےرہے ہیں وہ یہ discussion paper کا conclusionجس کا یہ تھا کہ PILDAT consultative session hold کرے گی with all stake holders through out Pakistan اور اس لحاظ سے conclusion deal کیا جائے گا۔ تو میری دو تجاویز ہیں ایک تو یہ ہے party position clearوزیر صاحب کو فوری طور پر موقع دیا جائے تاکہ وہ اس پر critique اس کی relevant speakerکر سکیں۔ اس کے بعد اپوزیشن کو اس پر ایک اور we conclude this کریں تاکہ moveکر دے۔ اس کے بعد ہم قرارداد کی طرف discussion paper کے اندر جو کچھ ہے اس کو reiterate کرنے کا جو بار بار ہم let us look far away یہاں کرتے رہیں اس ایشو کے اوپر اس کا فائدہ نہیں ہے

forward and I think resolution should be directly based on the conclusion of this discussion paper. Thank you.

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** نشاط کاظمی۔

**سید محمد نشاط الحسن کاظمی:** بہت شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ ۔ محترم اراکین حزب اقتدار نے کچھ بہت ہی عجیب و غریب قسم کے remarksدیے ہیں اور میں on behalf of green party ان کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ سب سےپہلے تو میں کھیتران صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن بیی اساتذہ کی اتنی ہی عزت کرتی ہے جتنی آپ claim کر رہے ہیں لیکن ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی تین بڑی universities, Karachi university, Punjab university and Bahawalpur university, Madam Speaker this is very important that you understand this fact that involvement of teachers and excessive involvement of teachers that advisory committee that we are trying to make, it will not help us any more. I assure this House that past precedents have made this point very clear that these teachers i.e. academic staff associations have not contributed. امیں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں پنجاب یونیورسٹی کراچی یونیورسٹی اور بہاولپور یونیورسٹی میں ان ٹیچرز کے گروپوں نے طلبا کو استعمال کیا ہے کیونکہ یہ advisory committee ہوتے ہیں اس لیے advisor office attain کیا جاتا ہےتاکہ گریڈ میں ترقی ہو جائے ۔ ہم ٹیچرز کی disrespect نہیں کر رہےہیں ہم صرف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ طلبا یونینز کے اندر طلبا کا کام بہت اہم ہے اور طلبا کو ہی major کاملنا چاہیے ۔

حامد خاں صاحب نے جو باتیں کی تھیں میں ان کا بہت شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بہت اچھے points highlight کیے ان میں سے میں ایک و points elaborate کرنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے civic education کی بات کی ۔ میں اس ایوان کے ساتھ متفق ہوں کہ civic education not only that on secondary level introduce کرانی چاہیے تاکہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے حقوق اور فرائض کے بارے میں علم ہو سکے اور انہیں پارلیمان کے بارے میں بھی پتا چل سکے اور انہیں پتا چل سکے کہ ہمارے ملک کی سیاسی فضا کس طرح کی ہے۔ yet at the same time

Madam Speakerمیں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ایک رولنگ دیں اور ایک point clear کریں اور وہ point یہ ہےکہ ہم جو discussion کر رہے ہیں اگر as a form of bill introduce کیا جائے گا تو اسے کیا وزارت قانون deal کرے گی یا وزارت تعلیم یا Youth Affairs Ministry deal کرے گی یہ بہت بڑی ambiguity ہے کیونکہ ہم تین وزارتوں کی بات کرتے آ رہے ہیں ۔ کس کے under آ رہی ہے ۔ ابھی میں آپ کو یہ بتا دوں کہ اس کی ذمہ داری ایچ ای سی نے اٹھائی ہوئی ہے۔ میں اس کے ساتھ ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

**محترمہ ڈپٹی سپیکر:** جہاں تک اس کے deal کرنے کی بات ہے یہ وزارت تعلیم کی domain میں fall کرتی ہے۔ ان کے collaboration کے ساتھ ہی resolution form ہوگی۔ وقاص اسلم رانا۔

**جناب وقاص اسلم رانا:** شکریہ میڈم سپیکر۔ میں وقار نیر صاحب کو بات کو reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ بہت ambiguity create ہوئی ہے کیونکہ ابھی تک ہمارے متعلقہ وزیر کو بھی موقع نہیں دیا گیا کہ وہ اس ایشو پر----

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** اس پرہم پہلے بھی بات کر چکے ہیں we are running out of time. بہت سارے لوگ اپنا point of view دینا چاہتے ہیں ۔ یہی موضوع کل بھی زیر بحث آئے گا۔

**جناب وقاص اسلم رانا:** میڈم سپیکر۔ if that is the case then میرے خیال میں ہمیں یہ بحث کل take up کرنی چاہیے اور in the remaining timeہمیں کسی اور موضوع پر بحث کرنی چاہیے۔

**میڈم ڈپٹی سپیکر:** اس طرح نہیں ۔پارلیمنٹ میں جب ایک topic under discussion ہوتا ہے تو پہلے وہی resolve ہوتا ہے اس کے بعد ہم دوسر موضوع پر switch کرتے ہیں۔ کل پر لے جانے کی وجہ یہ نہیں کہ ہمیں کو prolongکرنے کا کوئی شوق ہے بات یہ ہے کہ بہت سارےلوگوں کی میرے پاس ایک فہرست ہے ہر بندہ اپنا point of view on this topic دینا چاہتا ہے۔

**جنا ب وقاس اسلم رانا:** میڈم سپیکر آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے میرا صرف یہ تھا کہ point of view Minister should be given a chance that in the start of discussion the ruling party کا موقف وہ واضح کریں تاکہ ایوان کی دونوں sides clear ہوں کہ حکومت کی پالیسی کیا ہے اور پھر اس پر بحث ہو۔ میں صرف اپنا موقف پیش کرنا چاہتا تھا۔ Thank you.

**ایک معزز رکن:** میڈم سپیکر۔ according to law جب تک وزیر صاحب اپنی پالیسی نہ بتا دیں بحث وغیرہ شروع نہیں ہوتی اس لیے پالیسی بتانے کے لیے آپ کو وزیر صاحب کو موقع دینا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: Actually Minister جو پالیسی بناتا ہے that is towards end of the session. Mr. Prime Minister, you may rise on your seat for us before you talk. Secondly, the resolution کسی اور کا initiate ہوا ہوتا ہے اور finally policy is formed by the Minister and that is towards the end of the session. Safian Ahmad Bajar.

**Safian Ahmad Bajar:** Thank you Madam Speaker. Firstly, I would say that I always respect all the views and the Opposition should also respect the views of our members no matter whatever they say. میں اس پر تھوڑا سا precise میں زیادہ بات نہیں کروں گا historical ہوں گا۔ context دینا چاہتا ہوں کہ before the 70s the politics of youth affairs was very much constructive. اور اگر ہم تب کی politics study کریں تو آج ہماری قومی سیاست میں بہت سے ایسے لیڈر ہیں جو highly respected ہیں اور جنہوں نے feudal and industrialists کو beat کیا youth کو representation دی I will personally name Mr. Javed Hashmi جو youth politics سے ہی آگے آئے۔ میں اس سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ آج جو youth میں party politics کی حالت ہے وہ 80s میں جب ضیا الحق صاحب نے party politics کو disintegrate کیا تو obviously guns اور بہت سی ایسی چیزیں آ گئیں۔ تو آج ہمیں

جو ضرورت ہے اور جو modern lines ہیں اس میں یہی ہے کہ we should study what is happening in the world. I would quote one thing the Oxford Student Union, the members there have done exceptional things and all the student unions of the university based in good countries like England and America why can't we base our student union on their structure. There should be one student union in the university and that should be institutional and that should have the best member of the university. And that one student union would represent the best students of the institution پھر سیاست نہیں ہوگی پھر ووٹنگ اور وزارتیں اور chairmanship بانٹی نہیں جائیں گی - سب اچھا constructive کام ہوگا۔ Thank you.

**Madam Deputy Speaker:** The session is adjourned till 19th September 2008. at 9.30 a.m. Thank you.

------------

*(The session was then adjourned to meet again on 20th September 200t at 9.30. a.m.)*

------------